سچّا دین

۱

(بچّوں اور بچیوں کے لیے دینی تعلیم کا جامع سیٹ)

حصہ اوّل

مرتّب

افضل حسینؒ

ایم۔اے۔ ایل ٹی

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کچھ نظر ثانی شدہ ایڈیشن کے بارے میں

(سچا دین حصہ اوّل)

''سچا دین'' مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی کا جامع اور مقبول عام اسلامیات کا سیٹ ہے، جو کئی زبانوں میں شائع ہو چکا ہے۔ عرصے سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس میں طلبہ و طالبات کے لیے ضروری مشقوں کا بھی اضافہ کیا جائے۔ تاکہ مواد سبق اچھی طرح طلبہ و طالبات کے ذہن نشیں ہو جائے۔ ایک ضرورت یہ بھی محسوس ہو رہی تھی کہ طلبہ، طالبات اور اساتذہ کی آسانی کے لیے مشکل الفاظ کے معانی بھی کتاب میں درج ہوں۔ چنانچہ نظر ثانی کے دوران میں اس کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

جہاں ضرورت محسوس کی گئی وہاں ناگزیر حذف و اضافے بھی کر دیے گئے ہیں۔ الحمدللہ اس سے کتاب کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے۔

نظر ثانی اور مشقوں کی تیاری کے عمل میں رفیق محترم سید شاہ حسین نہری نے خصوصی دلچسپی لی۔ اس کے علاوہ شعبے کے رفقائے کار جناب ابوالمجاہد زاہدؔ، جناب محمد جاوید اقبال، جناب مرزا نہال حبیب بیگ ندوی، جناب شفیق عالم ندوی اور جناب کامل رضا نے بھی تعاون کیا۔ ڈاکٹر تابش مہدی صاحب اور برادر محمد علی اصلاحی صاحب کے مشورے بھی اس میں شامل رہے۔ ان اصحاب کے علاوہ جن

حضرات نے بھی کتاب کو اس مرحلے تک پہنچانے میں تعاون کیا، ہم اُن سب کے شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں خیر عطا فرمائے۔

کتاب کو بہتر سے بہتر بنانے میں، اساتذہ کرام، سرپرست صاحبان اور اہل علم کے مشوروں اور گراں قدر آرا کا بطور خاص انتظار رہے گا۔

محمد اشفاق احمد
(نگراں)

۲۱رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ
۷رجولائی ۲۰۰۷ء

تقدیم

مسلمان بچوں اور بچیوں کے لیے اسلامیات پر ایک ایسے جامع سیٹ کی ضرورت بہت دنوں سے محسوس ہورہی تھی، جس کی مدد سے ابتدائی درجات کے بچوں اور بچیوں کو قلیل مدت میں عقائد، عبادات، سیرت النبی، سیرت انبیا وصلحا، اخلاق و عادات اور معاشرتی آداب وغیرہ سے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائی جاسکیں اور مضامین کا بار بڑھائے بغیر عام فہم اور دل نشیں انداز میں دین کے تمام پہلوؤں کا سادہ مگر واضح تصور دلایا جاسکے۔

مروجہ درسیات کے ذریعے سے ایک ہی عقیدے اور دھرم کی تعلیم، نیز مشرکانہ عقائد اور غیر اسلامی تصورات کی ترویج و اشاعت نے اس ضرورت کا احساس اور شدید کردیا۔ یہ سیٹ دراصل اسی ضرورت کی تکمیل کے لیے مرتب کیا گیا ہے۔

اس سیٹ کی خصوصیات

۱- زبان نہایت سادہ و سلیس اور طرز بیان عام فہم و دل نشیں ہے۔

۲- بچوں اور بچیوں کی نفسیات اور ان کی دلچسپیوں کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

۳- ہر کتاب میں دین کا جامع اور ہمہ گیر تصور پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ہر پہلو سے متعلق ایک تدریج سے ضروری معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

۴- جامعیت کے باوجود اختصار سے کام لیا گیا ہے اور صرف ہلکی پھلکی معلومات بہم پہنچانے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۵- مختلف فقہی مسالک کے علما سے مشورے اور نظر ثانی کے بعد اسے شائع کیا جارہا ہے۔ تاکہ

ہر مسلک کے طلبہ و طالبات یکساں طور پر استفادہ کرسکیں۔

٦- جزوی اختلافات کو حتی الامکان نظر انداز کر کے بنیادی اور متفق علیہ باتیں پیش کی گئی ہیں۔ تا کہ طلبہ و طالبات کے ذہن میں انتشار پیدا نہ ہو۔ استاد حسب ضرورت طلبہ و طالبات کے مسلک کے مطابق رہ نمائی کردیں۔

٧- مشرکانہ عقائد اور غیر اسلامی تصورات جو مروجہ درسی کتب اور اسکولوں کی فضا کا لازمی جز بنتے جارہے ہیں، ان کے ضمن میں حقائق پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تا کہ بچوں اور بچیوں کا ذہن ان کے مضر اثرات سے محفوظ رہ سکے۔

اس سیٹ کو مفید تر بنانے کے لیے تمام مشورے شکریے کے ساتھ قبول کیے جائیں گے۔ خدا کرے ہماری یہ حقیر کوشش نئی نسل کے لیے مفید ثابت ہو۔ وما توفیقی الا باللہ۔

افضل حسین

رامپور، یکم مئی ١٩٦١ء

اساتذہ کے لیے ہدایات

درس گاہ میں سنجیدہ دینی فضا بنانے کے لیے مندرجہ ذیل ذرائع سے کام لیا جائے:

(۱) مختلف مواقع کے اسلامی آداب سمجھا کر ان کی پابندی کرائی جائے۔

(۲) نماز اور مسجد کو تربیت کا ذریعہ بنایا جائے۔ سنجیدگی کا ماحول، اجتماعی روح، پاکیزگی اور خضوع وخشوع کی کیفیت پیدا کرنے میں ان سے بڑی مدد ملے گی۔

(۳) اجتماعی حاضری میں بلند آواز سے ایسی حمد ونعت کا اہتمام کیا جائے جن کی بحر مترنم الفاظ آسان اور اشعار قابلِ فہم ہوں۔ ایک ہی حمد یا نعت مسلسل نہ پڑھی جائے۔

(۴) اجتماعات و مذہبی تقریبات منانے کا اہتمام کیا جائے۔ ان کے ذریعے دینی معلومات میں اضافہ اور دین سے جذباتی لگاؤ پیدا کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

(۵) آیات و احادیث، زریں اقوال، دینی پوسٹرس وغیرہ سلیقے سے جگہ جگہ آویزاں ہوں جن کی زبان آسان و بلیغ، خط جلی اور خوب صورت، انداز دلکش اور جاذب نظر ہو۔

(۶) مذاکرات کی مجالس منعقد کی جائیں یا توسیعی تقاریر کا بندوبست کیا جائے۔

(۷) دینی کتب، اخبارات و رسائل کا بندوبست کیا جائے۔

(۸) دینی وتبلیغی جلسوں میں شرکت کے مواقع دیے جائیں۔

(۹) رفاہی کاموں اور خدمت خلق کے پروگرام بنائے جائیں اور ان پر عمل کرایا جائے۔

(۱۰) معروف کے قیام اور منکرات کے ازالے کے لیے ہفتے منوائے جائیں۔

ماخوذ، از، فن تعلیم و تربیت۔ افضل حسینؒ

۱

اللہ

تو نے یہ سنسار بنایا   خوب بنایا خوب سجایا
ہرا بھرا پھر فرش بچھایا   فرش بچھا کر ہمیں بسایا
تیرے آگے سر کو جھکائیں
تجھ کو ہی معبود بنائیں

چڑیوں کو چہکایا تو نے   پھولوں کو مہکایا تو نے
سورج کو چمکایا تو نے   تاروں کو دمکایا تو نے
مالک! ہم تیرے گن گائیں
تجھ کو ہی معبود بنائیں

ٹھنڈی ہوا چلاتا ہے تو   پانی بھی برساتا ہے تو
پودے پیڑ اگاتا ہے تو   پھل اور پھول لگاتا ہے تو
تو دے تو سب روزی پائیں
تجھ کو ہی معبود بنائیں

(مرتب)

کچھ کرنے کے لیے

اس نظم کو زبانی یاد کرو اور ترنم سے پڑھو۔

۲

ہمارا معبود

معبود وہ ہے، جس کی عبادت یا بندگی کی جائے۔ ہم سب کا معبود صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اُسی نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔ اُسی نے آسمان اور زمین بنائے ہیں۔ وہی ہوا چلاتا ہے، وہی پانی برساتا ہے، وہی پیڑ پودے اگاتا ہے، وہی اناج اور پھل پیدا کرتا ہے، وہی کھلاتا پلاتا ہے، وہی مارتا جلاتا ہے اور وہی سارے سنسار کا مالک اور حاکم ہے۔ سب اس کے بندے اور غلام ہیں۔ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی پوجا کرتے ہیں، وہ سیدھی سچی راہ سے بھٹک گئے ہیں۔ اللہ کے حکم کے بغیر نہ تو کوئی ہمیں نفع پہنچا سکتا ہے، نہ نقصان اور نہ ہمارے کسی کام آ سکتا ہے۔ اسی لیے ہم اللہ کے سوا نہ تو کسی اور کو اپنا معبود مانتے ہیں نہ کسی اور کے سامنے اپنا سر جھکاتے ہیں۔ ہمیں جو کچھ مانگنا ہوتا ہے، اپنے اللہ سے مانگتے ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اللہ کے سوا سب مجبور اور بے بس ہیں۔ جس کے پاس جو کچھ بھی ہے، اللہ ہی کا دیا ہوا ہے۔ جب تک وہ چاہتا ہے، لوگ اس کی دی ہوئی چیزوں سے فائدہ اٹھاتے یا دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ بڑے چھوٹے امیر غریب سب اس کے محتاج ہیں۔

اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

اے اللہ! تو ہی ہمارا معبود ہے۔

معانی و اشارات

حاکم : حکم دینے والا، جس کا حکم چلے
بے بس : کم زور
محتاج : ضرورت مند

مشق

(الف) جواب دو:

۱- صرف اللہ ہی کیوں ہمارا معبُود ہے؟

۲- اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا کیا دیا ہے؟

۳- سارے سنسار کا مالک اور حاکم کون ہے؟

(ب) خالی جگہیں پر کرو:

۱- جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی پوجا کرتے ہیں، وہ سیدھی سچی راہ سے...... گئے ہیں۔

۲- اللہ کے ...... کے بغیر نہ تو کوئی ہمیں نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اور نہ ہمارے کسی کام آسکتا ہے۔

۳- ہمیں جو کچھ مانگنا ہوتا ہے اپنے اللہ سے ...... ہیں۔

۴- بڑے چھوٹے امیر، غریب سب اس کے ...... ہیں۔

۳

پیارے نبیؐ

احمد پیارے ، نبی ہمارے
عبداللہ کے راج دُلارے
بن کر آئے رحمتِ عالم
صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ

چاند عرب کے رہ بر سب کے
لیجیے ان کا نام ادب سے
آںحضرتؐ ہیں بڑے مُکرّم
صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ

دین سکھایا نیک بنایا
ظلم مٹایا ایک بنایا
ہوگیا باطل درہم برہم
صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ

یارب! ہم کو فکر یہی ہو
سب بن جائیں ان کے پیرو
صرف وہی ہیں سرورِ عالم
صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ

کچھ اور کام

اس نظم کو زبانی یاد کرو اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر پڑھو۔

۴

اللہ کے رسول

اللہ نے سب کو پیدا کیا۔ وہی سب کا خالق ہے۔ وہی سب کو کھلاتا پلاتا ہے اور وہی سب کا مالک اور حاکم بھی ہے۔

ہم اللہ کے بندے اور غلام ہیں۔ ہم اس کی بندگی کرتے ہیں۔ اس کی مرضی پر چلتے ہیں۔ اللہ کی مرضی کیا ہے؟ وہ کیا پسند اور کیا ناپسند کرتا ہے؟ اس کی بندگی کیسے کی جائے؟ یہ سب بتانے کے لیے اللہ نے اپنے رسول بھیجے۔ رسول کو پیغمبر اور نبی بھی کہتے ہیں۔ رسول سب انسان اور اللہ کے بندے تھے۔ سچے اور گناہوں سے پاک تھے۔ اللہ کی باتیں بندوں تک ٹھیک ٹھیک پہنچاتے تھے۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ دنیا والوں کو اللہ کی مرضی بتانے آئے تھے۔ آپؐ نے ہمیں اللہ کا پیغام سنایا، اللہ کے حکم پر چل کر دکھایا اور زندگی گزارنے کا ٹھیک ٹھیک طریقہ بتایا۔

زندگی بسر کرنے کا جو طریقہ آپؐ نے بتایا ہے، اسی میں سب کی نجات ہے۔ آپ ہی ساری دنیا کے سردار ہیں۔ آپؐ ہی کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر لوگ اللہ کو خوش کر سکتے ہیں۔ یہی سیدھا اور سچا راستا ہے۔ باقی سب راستے غلط اور بھٹکانے والے ہیں۔

ہم صرف پیارے نبیؐ کے راستے پر چلیں گے۔ ساری دنیا کو اسی راستے کی طرف بلائیں گے۔ اسی میں سب کی بھلائی ہے۔



(الف) جواب لکھو:

۱- اللہ ہی سب کا مالک اور حاکم کیوں ہے؟

۲- اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول کس لیے بھیجے؟

۳- لوگ اللہ کو کیسے خوش کرسکتے ہیں؟

۴- سب سے آخری نبی اور رسول کون ہیں؟

۵- پیارے نبیؐ کا نام آتے ہی کیا کرنا چاہیے؟

(ب) خالی جگہیں پُر کرو:

۱- ہم اللہ کے بندے اور .... ہیں۔

۲- رسول کو پیغمبر اور .... بھی کہتے ہیں۔

۳- نبی اور رسول سب انسان اور اللہ کے .... تھے۔

۴- زندگی بسر کرنے کا جو طریقہ پیارے نبیؐ نے بتایا ہے، اسی میں سب کی ...... ہے۔

۵

اسلام

اللہ کا شکر ہے، ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا دین اسلام ہے۔ اسلام ہی سچا دین ہے۔ اسلام کے ماننے والے مسلم ہوتے ہیں۔ مسلم اللہ کے تابعِ دار کو کہتے ہیں۔ ہم مسلم ہیں۔ ہم اللہ کے تابعِ دار ہیں۔ ہم اللہ کے حکم پر چلیں گے۔

ہمارا اللہ بہت اچھا ہے۔ ساری اچھائیاں اسی کے اندر ہیں۔ اسے صرف اچھی اور سچی باتیں پسند ہیں۔ اس نے اچھی باتوں کا حکم دیا ہے، بری باتوں سے روکا ہے۔ ہم اس کا کہا مانیں گے۔ ہم بہت اچھے اور سچے بن جائیں گے۔ پھر تو اللہ ہم کو بہت زیادہ چاہنے لگے گا اور جسے اللہ چاہنے لگے بھلا اسے کون نہیں چاہے گا۔ پھر تو ہم سے سب پیار کرنے لگیں گے۔ کچھ نادان ایسے بھی ہیں، جو اللہ کو نہیں مانتے، اُس کی بتائی ہوئی اچھی اور سچی باتوں کا انکار کرتے ہیں۔ یہ کافر ہوتے ہیں۔ کافر کبھی اچھا اور سچا نہیں ہوسکتا۔ اسی لیے اللہ کافروں کو بہت ناپسند کرتا ہے۔ ان سے بہت ناراض رہتا ہے۔ اور جس سے اللہ ناراض ہو، بھلا اسے سزا سے کون بچا سکتا ہے؟

اے اللہ ! ہمیں اپنے حکموں پر چلا۔ ہمیں بری باتوں سے بچا۔ ہمیں اچھا اور سچا بنادے۔ ہمیں اپنی اور سب کی آنکھوں کا تارا بنادے۔ آمین۔

معانی و اشارات

تابعِ دار : پیروی کرنے والا، حکموں پر عمل کرنے والا

نادان : نہ جاننے والا، ناسمجھ

آنکھوں کا تارا : مُراد: پیارا، پسندیدہ

مشق

۱- جواب دو:

۱- کون سا دین سچا ہے؟

۲- اللہ کو کون سی باتیں پسند ہیں؟

۳- مسلم کسے کہتے ہیں؟

۴- کافر کسے کہتے ہیں؟

۵- ہماری دعا کیا ہے؟

۲- نیچے کچھ باتیں لکھی ہیں، جو بات مسلم کے بارے میں ہے، اس کے سامنے (م) اور جو بات کافر کے بارے میں ہے اس کے سامنے (ک) لکھو:

۱- اللہ کے تابع دار ( )

۲- نادان ( )

۳- اللہ کا کہا نہ ماننے والا ( )

۴- اچھے اور سچے ( )

۵- اللہ کو ناپسند ( )

۶- اللہ کے پسندیدہ ( )

۷- سزا پانے والے ( )

۸- اسلام کے ماننے والے ( )

۹- اچھی اور سچی باتوں کا انکار کرنے والے ( )

۳- خالی جگہیں پُر کرو:

۱- اللہ کا شکر ہے، ہم .... ہیں۔ ۲- ہمارا دین .... ہے۔

۳- اللہ نے .... باتوں کا حکم دیا ہے۔ ۴- اللہ نے .... باتوں سے روکا ہے۔

۵- اے اللہ ہمیں اپنے .... پر چلا۔

۶

کَلِمَہ

دین اسلام کی پہلی بَات سب باتوں سے اچھی بات

لَآ اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہِ

یہی ہمارا کَلِمَہ ہے۔ اس کا مطلب ہے:

معبود صرف اللہ ہے، کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اسی پاک کلمے کو پڑھ کر لوگ مسلمان ہوتے ہیں۔ اس سچی بات کو دل سے ماننا اور زبان سے ادا کرنا ضروری ہے۔ اسی لیے تو پیدا ہوتے ہی ہمارے کان میں یہ سچی بات پھونک دی گئی تھی۔ روزانہ پانچ بار ہر مسجد سے یہ سچے بول اذانوں میں پکار پکار کر سنائے جاتے ہیں۔ ہم اس کلمے کو دل سے مانتے ہیں اور زبان سے بھی ادا کرتے ہیں۔

ہم مسلمانوں کا تو یہی ایمان ہے کہ بندگی صرف اللہ کی ہونی چاہیے۔ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی پوجا کو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ جو مسلمان نہیں ہیں، ان میں کا بھی کوئی سمجھ دار آدمی آخر اس سیدھی سچی بات کا انکار کس طرح کرسکتا ہے۔ ذرا سوچیے تو، پیدا اللہ نے کیا، کھانے پینے کا سارا سامان وہ دیتا ہے، مارنا جلانا اس کے ہاتھ میں ہے، ہوا اس کے حکم سے چلتی ہے، پانی وہ برساتا ہے، پیڑ پودے اس کے اُگائے اُگتے ہیں اور پھل پھول اس کے لگائے لگتے ہیں۔ کوئی کام بھی تو اس کی

مرضی کے بغیر نہیں ہوتا اور نہ کسی کام میں کوئی اس کا ساجھی ہے۔ پھر اس کی نعمتوں کا انکار کر کے کون سمجھ دار آدمی نمک حرام بنے گا یا کسی اور کو پوجنے کے لائق سمجھ کر اس کو کون ناراض کرے گا؟

ہم تو اللہ کا دیا کھاتے ہیں۔ اس لیے اسی کے گن گاتے ہیں اور ہر نمک حلال سے اسی کی امید کی جاتی ہے کہ وہ اللہ ہی کو اپنا معبود مانے گا۔ اس کے سوا کسی اور کو عبادت کے لائق نہ سمجھے گا۔

یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمدؐ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ اللہ نے ساری دنیا کو سیدھی راہ دکھانے کے لیے آپؐ کو بھیجا تھا۔ آپؐ ہی کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے اللہ ہم سے خوش ہوگا اور ہم دنیا میں بھی خوش و خرم رہیں گے۔

جو لوگ مسلمان نہیں ہیں، وہ بھی اگر پیارے نبیؐ کا حال پڑھیں گے، آپؐ کے طور طریق اور باتوں پر غور کریں گے تو ان کا دل بھی گواہی دے گا کہ آپؐ سچے نبی ہیں۔ آپؐ ہی کی بات مان کر ہم دونوں جہان میں خوش رہ سکتے ہیں۔ آپؐ کی بتائی ہوئی باتوں سے ہٹ کر اگر کوئی اور بات بتاتا ہے تو اس میں کھوٹ ضرور ہوتی ہے۔

اے اللہ! ہم سب کو پیارے نبیؐ کے راستے پر چلا۔ (آمین)

معانی و اشارات

ساجھی : شریک، ساتھی
نمک حرام : ناشکرا
خُرّم : خوش
نمک حلال : شکرگزار
طور طریق : ڈھنگ، طریقہ
گن گانا : تعریف کرنا
کھوٹ : خرابی



۱- جواب دو:

۱- اسلام کی پہلی، اچھی اور سچی بات کون سی ہے؟
۲- اذان ایک دن میں کتنی بار دی جاتی ہے؟
۳- کلمے کے الفاظ اذان میں کس طرح ادا کیے جاتے ہیں؟
۴- کس کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے اللہ ہم سے خوش ہوگا اور ہم دنیا میں بھی خوش و خرم رہیں گے؟
۵- جو مسلمان نہیں ہیں ان کا دل بھی کس بات کی گواہی دے گا؟
۶- کس بات میں کھوٹ ہوتی ہے؟

۲- خالی جگہیں پُر کرو:

۱- کلمے کو دل سے ماننا اور .... سے ادا کرنا ضروری ہے۔
۲- اسی پاک کلمے کو پڑھ کر لوگ .... ہوتے ہیں۔
۳- ہم مسلمانوں کا تو یہی ایمان ہے کہ .... صرف اللہ کی ہونی چاہیے۔
۴- ہم تو اللہ کا دیا کھاتے ہیں اس لیے اسی کے .... گاتے ہیں۔



اذان کے کلمات سیکھ کر اذان دینے کی مشق کرو۔

۷

جنّت اور جہنّم

آج ہم ایک مَیّت میں گئے تھے۔ وہاں بہت سے لوگ جمع تھے۔ کچھ رشتے ناتے کے تھے، کچھ پڑوسی اور ملنے جلنے والے۔ سب غم گین اور اُداس تھے۔ گھر کی عورتیں اور بچے رو رہے تھے۔ ہمیں بھی بڑا دکھ ہوا۔ اپنی موت یاد آنے لگی۔ آئے دن لوگ مرتے رہتے ہیں۔ عورتیں بھی مرتی ہیں، مرد بھی، بچے بھی مرتے ہیں، بوڑھے بھی۔ ایک دن سب لوگ مرجائیں گے۔ جو بھی پیدا ہوا ہے، وہ بہرحال کسی نہ کسی دن مرے گا۔ مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ یہ سوال بار بار میرے ذہن میں اٹھنے لگا۔ کفن دفن کے بعد سب گھر لوٹے۔ گھر آکر میں نے امی سے پوچھا۔ بولیں: ''لوگ اسی طرح پیدا ہوتے اور مرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ایک دن سارے جان دار مرجائیں گے۔ ساری دنیا ختم ہوجائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اور سب کے کاموں کا حساب لے گا۔ جن لوگوں نے اللہ کا کہا مانا ہوگا، اس کی مرضی پر چلے ہوں گے، اللہ کے رسول کی پیروی کی ہوگی اور اچھے اچھے کام کیے ہوں گے، اللہ ان سے خوش ہوگا۔ انھیں رہنے کے لیے جنّت دے گا، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جنّت میں ہر طرح کا آرام ہوگا، اچھے اچھّے محل ہوں گے۔ ہرے بھرے باغ ہوں گے۔ طرح طرح کے پھل ہوں گے۔ دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی۔ اچھے لوگ وہاں مزے سے رہیں گے۔ جو چاہیں گے پائیں گے۔ جن سے اللہ خوش ہو، انھیں جو مل جائے تھوڑا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کی نافرمانی کی ہوگی، اس کے حکم کے خلاف چلے ہوں گے، رسولوں کو جھٹلایا ہوگا اور برے برے کام کیے ہوں گے، ان سے اللہ ناخوش ہوگا۔ انھیں سخت عذاب دیا جائے گا۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنّم ہوگا، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جہنّم بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ وہاں ہر طرف آگ کے شعلے اٹھ رہے ہوں گے۔

برے لوگ اسی میں جلیں گے۔ جَہَنَّم میں بڑے بڑے بچھو ہوں گے، کالے کالے سانپ ہوں گے، وہ برے لوگوں کو ڈسیں گے، جہنمی خون اور پیپ پییں گے۔ غرض اُنھیں ایسے ایسے دکھ دیے جائیں گے، جنھیں ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔''

میں نے امی کی یہ باتیں سنیں تو میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ توبہ! توبہ!

اے اللہ! ہمیں اپنی مرضی پر چلا۔ ہمیں نیک بنا۔ ہمیں جنت میں جگہ دے۔ ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ آمین!

معانی و اشارات

میّت میں جانا	=	مرنے والے کے گھر جانا
رونگٹے کھڑے ہوجانا	=	بدن کے روئیں کھڑے ہونا، بہت ڈر جانا

مشق

ا۔ کالم (الف) کی چیزوں کو کالم (ب) کی باتوں سے ملاؤ:

کالم (الف)	کالم (ب)
	دنیا ختم ہوجائے گی۔
جنت	ہر طرح کا آرام ہوگا۔
	بڑے بڑے بچھو اور کالے کالے سانپ ہوں گے۔
	ہرے بھرے باغ ہوں گے۔
قیامت	اللہ سب کو دوبارہ زندہ کرے گا۔
	بُرا ٹھکانا ہے۔
	اللہ سب کے کاموں کا حساب لے گا۔
	خون اور پیپ پییں گے۔
جہنم	دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی۔

ب۔ مختصر جواب دو:

۱۔ قیامت کیوں آئے گی؟ پھر انسان دوبارہ کب زندہ کیا جائے گا؟

۲۔ جنت میں جنّتی لوگ کب تک رہیں گے؟

۳۔ جہنم میں کون لوگ جائیں گے؟

۴۔ اللہ سے ہمیں کیا دعا مانگنی چاہیے؟

ج۔ خالی جگہیں پُر کرو:

۱۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب کو دوبارہ ...... کرے گا۔

۲۔ جنت میں دودھ اور شہد کی .... ہوں گی۔

۳۔ .... بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

۴۔ اے اللہ ہمیں...... میں جگہ دے۔

کچھ اور کام

جنت اور جہنم میں اور کیا کیا ہوگا؟ اپنے استاد اور اپنے ابو امی سے معلوم کرو۔



عِبادَت

عِبادَت بندگی کو کہتے ہیں۔ ہم سب اللہ کے بندے ہیں۔ اللہ نے ہم سب کو اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہم سب اسی کی بندگی کرتے ہیں۔ ہر کام اس کی مرضی اور اس کے حکم سے کرتے ہیں۔ اس کے سوا کسی اور کی عبادت ہمارے لیے جائز نہیں۔ اللہ کے بندوں کا سر اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے نہیں جھکنا چاہیے۔ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر اپنے جیسے کسی زندہ یا مردہ انسان، یا جنوں اور فرشتوں کے سامنے جھکتے ہیں یا کسی دیوی، دیوتا، پتھر، پیڑ یا کسی جانور کی پوجا پاٹ کرتے ہیں یا اپنی من مانی کرتے ہیں، وہ لوگ اللہ سے بغاوت کرتے ہیں۔ کھاتے ہیں اللہ کا اور گن گاتے ہیں کسی اور کے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرتا۔ ایسے لوگ سخت سزا پائیں گے۔

ہم کوئی ایسا کام نہیں کرتے، جو اللہ کی مرضی کے خلاف ہو۔ ہم اس کے بندے ہیں اور ہمیشہ اسی کے حکم پر چلتے ہیں۔ مسلمان کی تو پوری زندگی بندگی میں گزرتی ہے۔ ہم پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ حج کو جاتے ہیں۔ ہم بولتے ہیں تو زبان سے کوئی بُری بات نہیں نکالتے۔ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ جھوٹ کے پاس نہیں جاتے۔ ہم ماں باپ کی خدمت، بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے پیار کرتے ہیں۔ کسی کا دل نہیں دُکھاتے۔ جانوروں کو بھی نہیں ستاتے۔ ہم لین دین میں ایمان داری برتتے ہیں۔ کھیل کود میں بھی بے ایمانی نہیں کرتے، چاہے ہار ہو چاہے جیت۔ ہم بغیر پوچھے کسی کی چیز نہیں لیتے۔ وہی کھاتے ہیں، جو حلال ہو۔ حرام چیز کے پاس بھی نہیں

بھٹکتے۔ غرض ہم صرف وہ کام کرتے ہیں، جو اللہ کو پسند ہوں اور ان تمام کاموں سے بچتے ہیں، جو اللہ کو ناپسند ہوں۔ اس طرح زندگی گزارنا عبادت ہے۔ اسی لیے ہماری پوری زندگی ہی عبادت ہے۔

معانی و اشارات

جائز : وہ کام یا بات جس کی اسلام میں اجازت ہے۔
من مانی کرنا : اپنی ہی مرضی سے کام کرنا۔
بغاوت : حکم نہ ماننا اور من مانی کرنا۔
حلال : وہ چیزیں جن کو کرنے یا کام میں لانے کی اللہ اور اس کے رسولؐ نے اجازت دی ہے۔
حرام : وہ چیزیں جن کو کرنے یا کام میں لانے سے اللہ اور اس کے رسولؐ نے منع کیا ہے۔

مشق

۱- جواب دو:

۱- اللہ نے ہمیں کس لیے پیدا کیا ہے؟
۲- کون لوگ اللہ تعالیٰ سے بغاوت کرتے ہیں؟
۳- کس طرح کی زندگی گزارنا عبادت ہے؟

۲- نیچے اللہ کی عبادت اور اللہ سے بغاوت والے کام دیے گئے ہیں۔ ان کو الگ الگ لکھو:

۱- اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے جھکنا۔
۲- اللہ کے حکم پر چلنا۔
۳- زندہ یا مردہ انسان کے سامنے جھکنا۔
۴- دیوی، دیوتا، پتھر، پیڑ یا کسی جانور کی پوجا پاٹ کرنا۔
۵- پوری زندگی اللہ کی بندگی میں گزارنا۔
۶- ہمیشہ سچ بولنا۔
۷- جانور کو بھی نہ ستانا۔
۸- من مانی کرنا۔
۹- بغیر پوچھے کسی کی چیز نہ لینا۔
۱۰- حرام کھانا۔

۹

ننّھا نمازی

وہ ہو چلا سویرا، وہ رات جارہی ہے
وہ صُبح کی اذاں کی آواز آرہی ہے
امّی اٹھو سفیدی ہر سمت چھا رہی ہے
اے میری اچھی امّی! اے میری پیاری امّی!
ابوّ کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

چولھے پہ دیگچی میں پانی ذرا چڑھا دو
دانتوں کو صاف کرلوں، مسواک بھی اٹھا دو
کیسے کروں وضو میں، اچھی طرح بتا دو
کپڑے بھی صاف ستھرے پہنادو جلدی جلدی
ابوّ کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

یہ نرم نرم سوئٹر، یہ گرم گرم ٹوپی
دستانے بھی ہیں اونی، جُرّاب بھی ہیں اونی
مفلر بھی ہے نیا سا، چادر بھی خوب موٹی
سردی نہیں لگے گی، سچ کہہ رہا ہوں امّی
ابوّ کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

الحَمۡدُ ، قُلۡ هُوَ اللّٰہ فَر فَر کہو سنادوں
سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ لکھ کر کہو دکھادوں
کَے فرض ہیں وضو میں یہ بھی کہو بتادوں
کر لوں گا یاد اسے بھی جو کچھ رہا ہے باقی
ابوّ کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی
جب فرض باجماعت، میں پڑھ چکوں گا امّی
پھر دونوں ہاتھ اٹھاکر مانگوں گا میں دعا بھی
ساری بُرائیوں سے مجھ کو بچا الٰہی
بن جاؤں میں نمازی، بن جائیں سب نمازی
ابوّ کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی
(ابوالمجاہد زاہدؔ)



نماز اور اس کے فائدے

اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا۔ کھانے پینے کا سارا سامان دیا۔ پیارے پیارے ماں باپ دیے۔ سب کے دل میں پیار دیا۔ گھر بھر کی آنکھوں کا تارا بنایا۔ پیارے نبیؐ کو بھیجا۔ سیدھی سچی راہ دکھائی۔ دنیا میں بھی بے حساب نعمتیں دیں۔ آخرت میں جنت کا وعدہ کیا جس میں سُکھ ہی سُکھ ہوں گے۔ اسی لیے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں، اسے خوش رکھنے کی پوری کوشش کرتے ہیں، دن رات اس کے گن گاتے ہیں، اچھے کام کرتے ہیں اور اُس کی ناخوشی سے بچتے ہیں۔

اللہ کو خوش کرنے کا سب سے اچھا طریقہ نماز ہے۔ ہم دن رات میں پانچ بار نماز پڑھتے ہیں۔ مسجد اللہ کا دربار ہے۔ ہم صاف ستھرے ہو کر اللہ کے دربار میں جاتے ہیں۔ اللہ کا دربار بڑا شان دار ہے۔ وہ تو دنیا جہان کا بادشاہ ہے۔ نماز میں ہم اللہ کے بہت قریب ہوجاتے ہیں۔ نہایت ادب سے کھڑے ہوتے ہیں۔ شوق سے نماز ادا کرتے ہیں۔ بھول چوک کی معافی مانگتے ہیں۔ نیک بننے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اللہ کو خوش کر کے گھر لوٹتے ہیں۔

نماز کے فائدے:

۱۔ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوتا ہے۔

۲۔ پیارے نبیؐ اور ماں باپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

۳- محلے اور پڑوس کے بھلے لوگوں سے دن میں پانچ بار ملاقات ہوتی ہے۔

۴- نمازی ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ آپس میں مل کر رہتے ہیں۔

۵- بھلے لوگوں کی سنگت میں بھلے کام اور اچھی عادتیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

۶- گندی اور بُری باتوں اور بے حیائی کے کاموں سے ہم بچنے لگتے ہیں۔

۷- صاف ستھرے رہنے کی عادت پڑتی ہے۔ ہم تن دُرُست رہتے ہیں۔

۸- ہم وقت کے پابند ہوجاتے ہیں اور ہر کام وقت پر کرنے لگتے ہیں۔

یہ اور اس طرح کی بہت ساری اچھائیاں ہم میں نماز کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

معانی و اشارات

بے حساب	:	ان گنت، بے گنتی، بے شمار
آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں	:	جی خوش ہوتا ہے
سنگت	:	ساتھ
فائدے سمیٹتے ہیں	:	فائدے حاصل کرتے ہیں

مشق

ا- جواب دو:

۱- اللہ نے ہم کو کون کون سی نعمتیں دی ہیں؟

۲- ہم نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

۳- نماز میں ہم کیا کرتے ہیں؟

ب- نیچے دی ہوئی باتوں میں سے صحیح بات پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱- دنیا میں اچھے کام کرنے والوں سے اللہ کا وعدہ (آخرت، نماز، جنت، ناراضی)

۲- ہم مسجد یعنی اللہ کے دربار میں جاتے ہیں۔
(شان کے ساتھ، بات چیت کرنے کے لیے، صاف ستھرے ہوکر)

۳- ہم اللہ کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ (مسجد میں، نماز میں، گھر میں، بازار میں)

ج- نیچے نماز کے چند فائدوں کو بے ترتیب لکھ دیا گیا ہے، لکیر کے نشان سے صحیح ترتیب بتاؤ:

کالم الف	کالم ب
اللہ ہم سے	ملاقات ہوتی ہے۔
بھلے لوگوں سے	دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔
ایک دوسرے کے	سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔
بھلے کام اور اچھی	پابند ہوجاتے ہیں۔
ہم وقت کے	آنکھوں کا تارا بن جاتے ہیں۔
ہم سب کی	خوش ہوتا ہے۔
بے حیائی کے کاموں	عادت پڑتی ہے۔
صاف ستھرے رہنے کی	سے بچتے ہیں۔

کچھ اور کام

پانچوں نمازیں مسجد میں جاکر جماعت سے ادا کیا کرو۔

۱۱

نماز کے اوقات اور اذان

ہم روزانہ پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں:

۱- صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے، فَجر

۲- دوپہر کے بعد سورج ڈھلے، ظُہر

۳- سورج ڈوبنے سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ دن رہے، عَصر

۴- سورج ڈوبنے کے ساتھ ہی، مغرِب

۵- رات کا اندھیرا اچھی طرح چھا جانے پر ڈیڑھ دو گھنٹے رات گئے، سونے سے پہلے، عشا

ہمارے محلے کی مسجد میں گھڑی بھی ہے اور نماز کے وقتوں کا نقشہ بھی۔ ان کی وجہ سے بڑی آسانی ہوگئی ہے۔ ان کی مدد سے نمازوں کا وقت مقرّر کرلیا جاتا ہے۔ سب لوگ وقت پر اکٹھا ہوجاتے اور جماعت سے نماز ادا کرتے ہیں۔ بدلی ہو یا کہر، سورج دکھائی دے یا نہ دے، نقشے اور گھڑی کی مدد سے نماز ٹھیک وقت پر ادا کرلی جاتی ہے۔ میں ہمیشہ وقت سے پہلے مسجد پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ضرورت ہو تو جھاڑو دے دیتا ہوں، چٹائیاں بچھانے میں مدد کرتا ہوں اور نمازیوں کے لیے لوٹوں میں پانی بھی بھر دیتا ہوں۔

اذان

پانچوں وقت نماز سے پہلے اذان دی جاتی ہے۔ اذان ہمیشہ بڑے غور سے سنتا ہوں۔ آہستہ آہستہ خود بھی وہی بول دُہراتا جاتا ہوں۔ اب تو اذان مجھے ازبرَ ہوگئی ہے۔ ضرورت ہوتی ہے تو میں خود بھی اذان دے دیتا ہوں۔ ایک دن ظہر کے وقت مسجد گیا۔ اذان کا وقت ہوچکا تھا، مگر وہاں

مُوذِّن یا کوئی اور موجود نہ تھا۔ آخر میں نے ہی اذان کہی۔ قبلے کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ کھڑا ہوگیا۔ شہادت کی انگلیاں کانوں میں ڈالیں اور بلند آواز سے کہنے لگا:

اَللّٰہُ اَکْبَر　　اَللّٰہُ اَکْبَر　　اَللّٰہُ اَکْبَر　　اَللّٰہُ اَکْبَر

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ　　اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ　　اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پھر دائیں طرف منہ کر کے　حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ　　حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

پھر بائیں طرف منہ کر کے　حَیَّ عَلَی الْفَلاحِ　　حَیَّ عَلَی الْفَلاحِ

پھر قبلے کی طرف منہ کر کے　اَللّٰہُ اَکْبَرُ　اَللّٰہُ اَکْبَرُ　لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اذان دینے کے بعد دعا پڑھی۔ اتنے میں بہت سے نمازی آ گئے اور جماعت سے نماز ہوئی۔

فجر کی اذان

ایک رات میری آنکھ بہت سویرے کھل گئی۔ میں چارپائی پر لیٹا میں کروٹیں بدل رہا تھا کہ فَجر کی اذان شروع ہوگئی۔ میں غور سے سننے لگا اور وہی بول دُہرانے لگا۔

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو نئے بول سنائی دیے:

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ　اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

اب مجھے معلوم ہوا کہ فَجر کی اذان میں اور وقتوں کی اذان سے یہ دو بول زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ دونوں بول بھی مجھے خوب یاد ہوگئے ہیں۔ ضرورت پڑی تو میں فَجر کی اذان بھی دے سکتا ہوں۔



الف- جواب دو:

۱- اذان میں دائیں طرف اور بائیں طرف منہ کر کے کیا کہا جاتا ہے؟

۲- فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کب کہا جاتا ہے؟

ب۔ خالی جگہیں پُر کرو:

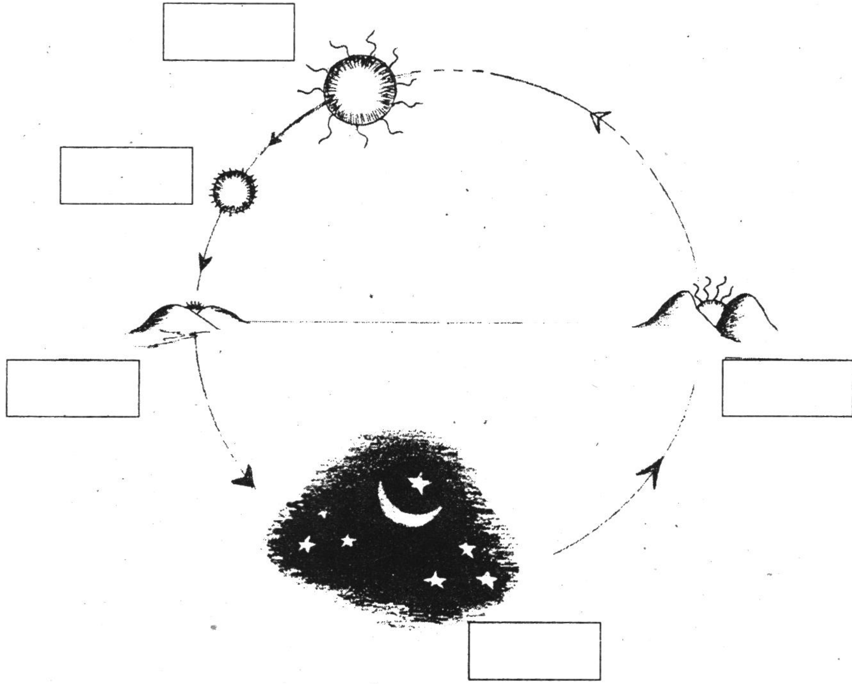
۱۔ ہمارے محلے کی مسجد میں گھڑی بھی ہے اور نماز کے وقتوں کا......کرلی جاتی ہے۔

۲۔ میں ہمیشہ......پہلے مسجد پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔

۳۔ پانچوں وقت ...... سے پہلے اذان دی جاتی ہے۔
اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوم..........کی اذان میں کہا جاتا ہے۔

۴۔ اذان دیتے وقت .... کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوتے ہیں۔

ج۔ نیچے جو نقشہ بنا ہوا ہے، اس کے خانوں میں اوقات کے لحاظ سے فرض نمازوں کے نام لکھو۔



کچھ اور کام

۱۔ اذان کے بول اچھی طرح یاد کرکے اذان دینے کی مشق کرو۔

۲۔ مسجد کی صفائی وغیرہ میں ہاتھ بٹایا کرو۔

۱۲

وُضو کا طریقہ

اذان کی آواز سنتے ہی ہم کھیل کود اور کام کاج بند کرکے نماز کے لیے چل پڑتے ہیں۔ نماز، پانچوں وقت ہم مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ مسجد اللہ تعالیٰ کا دربار ہے۔ مسجد میں ہم بہت صاف ستھرے ہوکر جاتے ہیں۔ ڈھنگ سے وُضو کرتے ہیں۔

وُضو کا طریقہ

وضو کرنا بھی مجھے خوب آتا ہے۔ لوٹے میں پاک پانی لیتا ہوں۔ کوشش کرکے ایسی جگہ بیٹھتا ہوں کہ منہ قبلے کی طرف رہے اور پانی ایسی جگہ گرے کہ چھینٹے اوپر نہ آسکیں اور نہ لوٹے میں گریں۔ بائیں طرف لوٹا رکھتا ہوں۔ وضو کی نیت کرتا ہوں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوتا ہوں۔ پھر تین بار منہ میں پانی ڈال کر اچھی طرح کلی اور غرارے کرتا ہوں۔ دانت بھی صاف کرتا ہوں۔ اس کے بعد تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خوب صاف کرتا ہوں۔ پھر تین بار چہرہ دھوتا ہوں۔ اس کے بعد تین تین مرتبہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتا ہوں۔ پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ پانی سے تر کرکے سر اور کانوں کا ایک بار مسح کرتا ہوں۔ آخر میں تین بار ٹخنوں سمیت دونوں پیر دھوتا ہوں۔ پہلے دایاں پیر پھر بایاں۔ اس طرح وضو کرکے ایک طرف ادب سے بیٹھ جاتا ہوں۔ مسجد میں ہم لوگ شور وغل

بالکل نہیں کرتے۔ مسجد اللہ کا گھر ہے۔ اللہ کے گھر کو ہم بہت صاف ستھرا رکھتے ہیں۔ نہ خود گندگی پھیلاتے ہیں اور نہ کسی کو گندا کرنے دیتے ہیں۔ اللہ گندگی کو بہت ناپسند کرتا ہے۔



۱- نیچے وضو کے بعض کام بے ترتیب لکھے ہیں، انھیں ترتیب کے حساب سے نمبر دو:

سر اور کانوں کا مسح کرنا

نیت کرنا

کلی کرنا

کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا

پہنچوں تک ہاتھ دھونا

بسم اللہ پڑھنا

ناک صاف کرنا

پیر دھونا

چہرہ دھونا



۱- وضو کیسے کرتے ہیں؟ لوٹے میں پانی لو اور کر کے دکھاؤ۔



۱۳

ہم نماز کیسے پڑھتے ہیں؟

(۱)

وضو کر چکے۔ وقت ہوگیا۔ لوگ فرض نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ صفیں سیدھی کی جانے لگیں۔ سب کا مُنہ قبلے کی طرف ہے۔ سب سے آگے اکیلے امام صاحب کھڑے ہوئے۔ ان کے پیچھے بڑوں کی صف، سب سے پیچھے ہم بچوں کی صف۔ جماعت میں تمام نمازی کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ بیچ میں جگہ بالکل نہیں چھوڑتے۔ صفیں سیدھی رکھتے ہیں۔ پھر اِقامت کہی جاتی ہے۔

اِقامت

اِقامت بھی مجھے خوب یاد ہوگئی ہے۔ ہے بھی تو بہت آسان۔ اذان ہی کے بولوں میں حَیَّ علی الفلاح کے بعد

قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ

یہی دو بول بڑھا دیتے ہیں۔ باقی سب بول وہی ہیں، جو اذان میں کہے جاتے ہیں۔

اذان اور اقامت میں یہ فرق ہے کہ اذان کانوں میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر، ذرا ٹھہر ٹھہر کر بہت بلند آواز میں کہی جاتی ہے۔ لیکن اقامت نہ تو ٹھہر ٹھہر کر اور نہ زیادہ بلند آواز میں

کہی جاتی ہے نہ شہادت کی انگلیاں کانوں میں ڈالی جاتی ہیں۔ اقامت کہتے وقت ہاتھ پہلو سے لگے ہوئے لٹکے ہوتے ہیں۔

نماز پڑھنے کا طریقہ[1]

اقامت کے بعد امام صاحب بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ پھر تلے اوپر رکھ کر ہاتھ باندھ لیتے ہیں، بایاں ہاتھ نیچے دایاں اوپر۔ نماز بھی مجھے خوب یاد ہوگئی ہے۔ ہم سب بھی آہستہ سے اَللّٰہ اَکْبر کہتے ہوئے ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور باندھ لیتے ہیں۔ نماز شروع ہوگئی اب ہم نماز میں ہیں۔ اللہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر نہایت ادب سے کھڑے ہیں۔ اب ہم نہ تو کسی سے بات کرسکتے ہیں، نہ ادھر ادھر دیکھ سکتے۔ سجدے کی جگہ نظر جمائے آہستہ آہستہ ثنا پڑھتے ہیں:

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ○

اس کے بعد تَعَوُّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

اور تَسْمِیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہیں۔

پھر سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ سورۂ فاتحہ ختم ہوتے ہی سب آمین کہتے ہیں۔ پھر امام صاحب کوئی سورہ پڑھتے ہیں۔ کبھی لمبی سورہ تو کبھی چھوٹی۔ کئی چھوٹی سورتیں مجھے یاد ہوگئی ہیں۔ اَلْحَمْدُ شریف، قُلْ ھُوَاللّٰہُ، اِنَّآاَعْطَیْنٰکَ اور وَالْعَصْرِ تو میں کب کی یاد کرچکا۔ اللہ نے چاہا تو پارۂ عم کی آخری دس سورتیں بہت جلد ازبر کرلوں گا۔ الحمد شریف اور ایک سورہ پڑھ کر اَللّٰہُ اَکْبر کہتے ہوئے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکتے یعنی رُکوع کرتے ہیں۔ رکوع میں تین بار یا پانچ بار یا سات بار سب آہستہ آہستہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہتے ہیں۔ پھر امام صاحب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ سب نمازی بھی کھڑے ہوکر آہستہ سے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہتے

---

(۱) ہدایت: طلبہ کے سرپرست جس مسلک سے تعلق رکھتے ہوں، اساتذہ ان کے بچوں کو نماز میں کھڑے ہونے، ہاتھ اٹھانے یا باندھنے، بیٹھنے اور آمین آہستہ یا بلند آواز سے کہنے وغیرہ کے سلسلے میں ان کے مسلک کے مطابق بتائیں۔ قیام، قعود، رکوع، سجود ہر ایک کا ٹھیک طریقہ عملاً بتائیں اور بار بار مشق کراکے تعدیل ارکان کا عادی بنادیں۔ نماز یاد کرانے کے لیے آواز سے پوری نماز کسی ایسے بچے کے پیچھے ادا کرائیں جسے نسبتاً زیادہ یاد ہو اور جس کی آواز، تلفظ، مخارج درست ہوں۔

ہیں۔ اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدے میں جاتے ہیں۔ گھٹنے، ہاتھ، ناک اور پیشانی زمین پر ٹیک کر تین، پانچ یا سات بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتے ہیں۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھاتے ہیں۔ تھوڑی دیر اطمینان سے بیٹھ کر اللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرتے ہیں۔ تین، پانچ یا سات بار آہستہ سے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتے ہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اب ایک رکعت پوری ہوگئی۔

معانی و اشارات

اقامت : نماز شروع کرنے سے پہلے اذان کے الفاظ ایک بار پھر دہرانے کو اقامت کہتے ہیں۔ اقامت کے معنی ہیں کہ اب نماز شروع کی جارہی ہے، نمازیوں کو صف بنالینی چاہیے۔

تکبیر : اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا

شہادت کی انگلی : دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے پاس کی انگلی

مشق

الف- جواب دو:

۱- ہم کس طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں؟

۲- اذان اور اقامت میں کیا فرق ہے؟

۳- تعوّذ کسے کہتے ہیں؟

۴- تسمیہ کسے کہتے ہیں؟

۵- سمع اللہ لمن حمدہٗ کے جواب میں کیا کہتے ہیں؟

ب۔ مناسب جوڑے بناؤ:

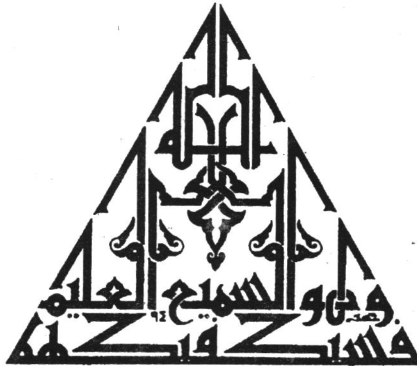
	کالم الف	کالم ب
۱-	امام صاحب	کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔
۲-	تمام نمازی	سیدھی کر لیتے ہیں۔
۳-	صفیں	ادھر ادھر نہیں دیکھتے۔
۴-	نماز میں	سب سے آگے اکیلے کھڑے ہوتے ہیں۔
۵-	قد قامت الصلوٰۃ	سبحان ربی الاعلیٰ
۶-	ہاتھ باندھنے کا طریقہ	تکبیر (اقامت) میں کہتے ہیں۔
۷-	الحمد شریف ختم ہوتے ہی	دایاں ہاتھ اوپر بایاں ہاتھ نیچے رکھتے ہیں۔
۸-	رکوع کی تسبیح	سبحان ربی العظیم
۹-	سجدے کی تسبیح	آمین کہتے ہیں۔

۱- اقامت سناؤ۔

۲- ثنا سناؤ۔

۳- سورہ فاتحہ پڑھو۔

۴- قُلْ ھُوَاللّٰہ ، اِنَّآ اَعْطَیْنٰک ، وَالْعَصْر کی سورتیں پڑھو۔



۱۴

ہم نماز کیسے پڑھتے ہیں؟

(۲)

پہلی رکعت کے بعد کھڑے ہو کر اسی طرح دوسری رکعت ادا کرتے ہیں جس طرح پہلی رکعت ادا کی تھی۔ لیکن دوسری رکعت میں سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوذُ بِاللّٰہ نہیں پڑھتے، بسم اللّٰہ سے شروع کردیتے ہیں۔ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد اَللّٰہُ اَکبَر کہتے ہوئے کھڑے ہوجانے کی بجائے اطمینان سے بیٹھ جاتے ہیں اور آہستہ سے اَلتَّحِیَّاتُ پڑھتے ہیں۔ اَلتَّحِیَّات بھی مجھے یاد ہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِینَ۔ اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَ رَسُولُہٗ۔

اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہوئے شہادت کی انگلی اٹھاتے ہیں۔ اگر دو ہی رکعتیں پڑھنی ہیں، جیسے فجر کے وقت تو اَلتَّحِیَّاتُ کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیتے ہیں۔ درود شریف بھی مجھے یاد ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰٓی اِبرَاھِیمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ ۝

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

سلام پھیرنے کا طریقہ یہ ہے: بیٹھے بیٹھے دائیں طرف رخ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پھر بائیں طرف رخ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہتے ہیں۔ سلام پر نماز ختم ہوجاتی ہے۔ لیکن اگر چار رکعتیں پڑھنی ہوں جیسے ظہر، عصر، یا عشا کے وقت یا تین رکعتیں جیسے مغرب کے وقت تو دوسری رکعت کے بعد صرف اَلتَّحِیَاتُ پڑھ کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے کھڑے ہوجاتے ہیں اور باقی دو رکعتیں یا مغرب کی تیسری رکعت پڑھتے ہیں لیکن ان رکعتوں میں کھڑے ہوکر بسم اللہ کے بعد صرف اَلْحَمْدُ شریف پڑھ کر آمین کہتے ہوئے رکوع اور سجدہ کرتے ہیں۔ کوئی سورۃ نہیں ملاتے اور رکعتیں پوری کر کے اطمینان سے بیٹھتے اور اَلتَّحِیَّاتُ، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیتے ہیں۔ درود شریف کے بعد کی دعا بھی مجھے یاد ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

سلام پھیرنے کے بعد اللہ سے دعا مانگتے ہیں۔ یہ ہے فرض نمازیں پڑھنے کا طریقہ۔ یہی طریقہ پیارے نبیؐ نے اللہ کے حکم سے سکھایا ہے۔ مختلف قوموں نے پوجاپاٹ کے اور بہت سے طریقے اپنی طرف سے نکال لیے ہیں، لیکن اللہ کو صرف یہی طریقہ پسند ہے۔ دوسرے طریقوں سے اللہ خوش ہونے کی بجائے ناراض ہوتا ہے۔ اس لیے ہم صرف پیارے نبیؐ کے بتائے ہوئے طریقے سے نماز پڑھتے ہیں۔



(الف) ۱- نماز کس طرح شروع ہوتی ہے اور کس طرح ختم ہوتی ہے؟

۲- نماز کن کلمات کے ساتھ ختم کی جاتی ہے؟

(ب) نیچے چند باتیں لکھی ہیں۔ صحیح بات کے سامنے (ص) اور غلط بات کے سامنے (غ) لکھو:

۱- دوسری رکعت میں **سبحانک اللّٰھُمَّ** اور **اَعوذ باللہ** پڑھتے ہیں۔ (   )

۲- دوسری رکعت کے سجدوں کے بعد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (   )

۳- درود شریف سے پہلے **التحیات** پڑھتے ہیں۔ (   )

۴- پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف رخ کر کے سلام پھیرتے ہیں۔ (   )

۵- تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (   )

۶- ظہر، عصر اور عشا کی نماز میں چار چار رکعتیں فرض ہیں۔ (   )

۷- مغرب کی نماز میں فرض کی دو رکعتیں ہیں۔ (   )

۸- فرض نماز پڑھ رہے ہوں تو تیسری اور چوتھی رکعت میں کوئی سورہ نہیں ملاتے۔ (   )

۹- درود شریف کے بعد دعا پڑھتے ہی نماز ختم ہو جاتی ہے۔ (   )

۱۰- نماز پڑھنے کا طریقہ پیارے نبیؐ نے سکھایا ہے۔ (   )

۱۱- پوجا پاٹ کے دوسرے سب طریقے غلط ہیں۔ (   )

(ج) موزوں جوڑے لگاؤ:

۱- فُجر	چار رکعتیں فرض
۲- ظُہر	دو ،، ،،
۳- عَصر	تین ،، ،،
۴- مغرِب	چار ،، ،،
۵- عشا	چار ،، ،،



۱- التحیات سناؤ:

۲- درود شریف کون سنائے گا؟

۳- درود شریف کے بعد کی دعا کون سنائے گا؟

۱۵

پیارے نبیؐ

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم ہیں۔ آپؐ عرب دیس کے رہنے والے تھے۔ عرب میں ایک مشہور شہر مکہ ہے۔ آپؐ مکہ شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ مکہ شہر میں اللہ تعالیٰ کا پاک گھر کعبہ ہے۔ ہم سب مسلمان کعبے کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ کعبہ ہم مسلمانوں کا قبلہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ پاک گھر، کعبہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے مل کر بنایا تھا۔ یہ دونوں باپ بیٹے اللہ کے پیغمبر تھے۔ ہمارے پیارے نبیؐ اُنھی کی اولاد میں ہیں۔ عرب میں ایک مشہور قبیلہ قریش کا تھا۔ اس قبیلے میں ہاشم کا گھرانا بہت اونچا تھا۔ اسی گھرانے کے لوگ عرب کے سردار ہوتے تھے۔ پیارے نبیؐ بھی ہاشم کے گھرانے کے تھے۔

آپؐ کے ابوّ کا نام عبداللہ تھا۔ آپؐ کی امی جان کا نام آمنہ تھا۔ دائی حلیمہ آپؐ کی دودھ اماّں تھیں۔ آپ کے ابوّ آپؐ کے پیدا ہونے سے کچھ دن پہلے ہی چل بسے تھے۔

جب آپؐ چھے برس کے ہوئے تو آپؐ کی امی جان کا انتقال ہوگیا۔ دادا نے آپؐ کو پالا پوسا۔ آٹھ برس کے ہوئے تو دادا بھی چل بسے، اب چچا ابوطالب نے آپؐ کو پالا پوسا۔ ابوطالب آپؐ سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپؐ بچپن ہی سے بہت اچھے تھے۔ بُرے کاموں اور بُری باتوں کے پاس نہ پھٹکتے تھے۔

پیارے نبیؐ سدا سچ بولتے تھے۔ سب آپؐ کو ''صادق'' کہتے تھے۔ سب آپؐ کی بات کا

یقین کرتے تھے۔آپؐ بڑے امانت دار تھے۔ سب آپؐ کو ''امین'' کہتے تھے۔ سب آپؐ پر بھروسا کرتے تھے۔آپؐ سب کا بھلا چاہتے تھے۔ سب آپؐ سے پیار کرتے تھے۔

پیارے نبیؐ پچیس سال کے ہوئے تو بی بی خدیجہؓ سے شادی کرلی۔ بی بی خدیجہؓ بڑی اچھی تھیں۔ آپؐ کو بہت آرام پہنچاتی تھیں۔ آپؐ بھی ان کا بڑا خیال رکھتے تھے۔

چالیس سال کے ہوئے تو اللہ نے آپؐ کو نبی بنایا۔ آپؐ پر قرآن اتارا۔ قرآن اللہ کی پاک کتاب ہے۔ آپؐ اللہ کے حکموں پر چلتے تھے۔ اچھے کام کرکے دکھاتے تھے۔ سب کو اللہ کا پیغام پہنچاتے تھے۔

بھلے لوگ مان گئے، اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آئے، آپؐ کے ساتھی بن گئے، یہ لوگ ''مسلمان'' کہلائے۔

بُرے لوگ بگڑ گئے، اللہ اور رسولؐ کے دشمن ہوگئے، آپؐ کا کہا نہ مانا، الٹا آپؐ کو ستانے لگے۔ یہ لوگ ''کافر'' کہلائے۔

کافروں نے پیارے نبیؐ اور آپؐ کے اچھے ساتھیوں کو بہت دکھ دیا، مارا پیٹا، گھر سے بے گھر کیا۔ پیارے نبیؐ اور آپؐ کے اچھے ساتھی سب کچھ سہتے رہے، سہتے رہے، اور لوگوں کو اچھی باتیں بتاتے رہے، برابر اپنے کام میں لگے رہے۔آخر اللہ تعالیٰ کی مدد آئی۔ کافروں کا زور ٹوٹا۔ سارے عرب میں اسلام کا بول بالا ہوگیا۔

درود اور سلام ہو پیارے نبیؐ پر۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

الف– جواب دو:

۱- لوگ حج کرنے کے لیے کہاں جاتے ہیں؟

۲- کعبہ کس نے بنایا تھا؟

۳- پیارے نبیؐ کا گھرانا کون سا تھا؟

۴- پیارے نبیؐ کے ابّو اور امی کے نام بتاؤ؟
۵- پیارے نبیؐ بچپن ہی سے کیسے تھے؟
۶- مکے کے لوگ "صادق" اور "امین" کس کو کہتے تھے؟
۷- بی بی خدیجہؓ کیسی تھیں؟
۸- اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانے والے کیا کہلاتے ہیں؟
۹- اللہ اور رسول کے دشمن کیا کہلاتے ہیں؟

ب۔ چند سوالات اور ان کے نیچے ان کے جوابات لکھے گئے ہیں، ان جوابات میں سے صحیح جواب چن کر سوال کے سامنے لکھو:

۱- ہمارے ملک سے عرب دیس کس سمت میں ہے؟
(پورب میں، اتر میں، پچھّم میں)
۲- عرب کا مشہور شہر کون سا ہے؟
(بغداد، مکہ، کابل)
۳- ہم کس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں؟
(کعبہ، مدینہ، مسجد)
۴- کعبہ کس کا قبلہ ہے؟
(مسلمانوں کا، یہودیوں کا، عیسائیوں کا)
۵- اللہ نے حضرت محمدؐ کو نبی بنایا تو اس وقت آپؐ کی عمر کیا تھی؟
(پچیس سال، چالیس سال، تریسٹھ سال)

ج- مناسب جوڑے لگاؤ۔

	الف	ب
۱-	حضرت ابراہیمؑ	دودھ اماں
۲-	دائی حلیمہ	نبیؐ کے چچا
۳-	ابوطالب	حضرت اسمٰعیلؑ
۴-	اللہ کی پاک کتاب	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبارِکْ وَسَلِّمْ۔
۵-	درود وسلام	اللہ کا گھر
۶-	کعبہ	قرآن

۱۶

پیارے نبیؐ کے پیارے ساتھیؓ

پیارے نبیؐ کے پیارے ساتھیوں کو صحابہؓ کہتے ہیں۔ پیارے نبیؐ تو سارے انسانوں میں سب سے اچھے تھے۔ آپؐ کے پیارے ساتھی بھی بہت ہی اچھے لوگ تھے۔ آپؐ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ صحابہؓ بھی آپؐ کو اپنے ماں باپ سے زیادہ چاہتے تھے۔ آپؐ کے اشارے پر جان نچھاور کرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ آپؐ نے انھیں بہت اچھی اچھی باتیں بتائی تھیں۔ پسندیدہ طور طریقے سکھائے تھے۔ صحابہؓ جو باتیں بھی پیارے رسولؐ سے سیکھتے تھے، دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ وہ ہمیشہ اسی فکر میں رہتے تھے کہ کون سے کام کریں، جن سے اللہ اور اس کے رسولؐ خوش ہوں۔ ان بزرگوں نے دین کی راہ میں بہت دُکھ جھیلے۔ اللہ کے دین کو پھیلانے کے لیے خون پسینہ ایک کردیا۔ اللہ کی راہ میں ہر طرح کی قربانی دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ مارے گئے، ستائے گئے مگر ہر طرح کا دکھ ہنسی خوشی جھیلتے رہے۔ اللہ نے انھیں جس حال میں بھی رکھا وہ راضی رہے۔ اللہ ان سے راضی ہو۔ ان بزرگوں کی زندگی میں ہمارے لیے بڑا سبق ہے۔ ان کا حال پڑھ کر ہم زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ سیکھ سکتے ہیں۔

پیارے صحابہؓ میں کچھ تو اتنے اچھے تھے کہ اللہ نے ان کی زندگی ہی میں ان کے جنتی ہونے کی خوش خبری دے دی تھی۔ پیارے نبیؐ کے خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم، پیارے نبیؐ کی بیویاں حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ، آپؐ کی

چہیتی بیٹی حضرت فاطمہؓ، پیارے نبیؐ کے دونوں نواسے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ، حضرت ابُوہُریرہؓ، حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت بلالؓ وغیرہ بہت ہی مشہور صحابہ اور صحابیات میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔ آپؐ کے پیارے ساتھیوں کا ہم سب پر بہت احسان ہے۔ ہم ان کے حالات پڑھ کر ان جیسے بننے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

معانی و اشارات

جان نچھاور کرنا : قربان ہونا، بہت محبت کرنا

خون پسینہ ایک کرنا : سخت محنت کرنا

احسان : نیکی، کسی کے ساتھ بھلائی کرنا

توفیق : ہدایت، رہ نمائی

مشق

الف۔ نیچے چند باتیں لکھی ہیں۔ ان میں سے جو صحابہؓ کے بارے میں ہیں ان کے نیچے لکیر کھینچو:

اچھے تھے۔ پیارے نبیؐ پر جان نچھاور کرتے تھے۔ آرام سے بیٹھے رہنے والے تھے۔ اچھی باتیں اور پسندیدہ طور طریقے سیکھتے تھے۔ خود ہی عمل کر لینے والے تھے۔ اللہ اور رسولؐ کو خوش کرنے کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ بس گنتی کے چند لوگ تھے۔ پیارے نبیؐ سے فائدہ اٹھا کر دوسروں کو فائدہ پہنچانے والے تھے۔ ان کا ہم پر بڑا احسان ہے۔ اللہ کے دین کو پھیلانے کے لیے خون پسینہ ایک کر دیا۔

ب۔ نیچے چاند میں پیارے نبیؐ کا نام اور ایک ستارے میں ایک مشہور صحابیؓ کا نام لکھا ہے۔ دوسرے مشہور صحابہؓ کے نام باقی ستاروں میں تم لکھو۔



ج۔ مناسب جوڑے لگاؤ۔

	الف		ب
۱۔	صحابی	ا۔	حضرت فاطمہؓ
۲۔	بیٹی	ب۔	پیارے نبیؐ کے ساتھی
۳۔	نواسے	ج۔	حضرت خدیجہؓ
۴۔	بیوی	د۔	حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ

۱۷

اچھّے بچے

پیارے نبیؐ کے پیارے صحابہؓ تو بہت اچھے لوگ تھے ہی، اُس زمانے کے بچے بھی بڑے نیک اور بہادُر تھے۔ وہ آپؐ کو بہت چاہتے تھے۔ ان میں سے کچھ بچوں کے قصّے ہم سناتے ہیں:

۱- پیارے نبیؐ سے محبت

ایک بچّہ تھا ننھا منّا، اس کا نام تھا زید۔ زید کو کچھ لوگ پکڑ کر لے آئے اور مکّے میں بیچنے لگے۔ حضرت خدیجہؓ کو معلوم ہوا تو انھوں نے اس بچے کو خرید کر پیارے نبیؐ کی خدمت میں پیش کردیا۔ پیارے نبیؐ بچوں سے بے حد پیار کرتے تھے۔ اس بچے سے تو آپؐ کو اور زیادہ محبت ہوگئی۔ کیوں کہ ماں باپ سے بچھڑ جانے کے بعد، اب آپؐ ہی اس کے سب کچھ تھے۔ آپؐ نے میٹھی میٹھی باتوں اور اچھے برتاؤ سے اس کا دل موہ لیا۔ وہ بہت جلد آپؐ سے ہِل مِل گیا اور ہر وقت آپؐ کے ساتھ رہنے اور آپؐ کی خدمت کرنے لگا۔

کچھ دنوں بعد بچے کے باپ کو پتا چلا۔ وہ اپنے بیٹے کو ڈھونڈتا آپؐ کے پاس پہنچا اور اپنے بیٹے کو واپس مانگنے لگا۔ پیارے نبیؐ نے بچے کو آزاد کردیا، مگر وہ بچّہ آپؐ سے اتنا پیار کرنے لگا تھا کہ آپؐ کو چھوڑ کر اپنے گھر جانے کے لیے تیار نہ ہوا۔ آپؐ کی اچھائیاں اور بیٹے کی ضد دیکھ کر باپ بھی اسے آپؐ ہی کے پاس چھوڑ دینے پر راضی ہوگیا۔ یہ بچہ پیارے نبیؐ کو اپنے ماں باپ سے بھی

زیادہ چاہتا تھا۔ اس بچے نے پیارے نبیؐ کے گھر رہ کر بہت فائدہ اٹھایا۔ آج تک مسلمان حضرت زیدؓ کا نام بڑی عزت سے لیتے ہیں۔

۲- دین کے لیے جان لڑانا

پیارے نبیؐ ساری دنیا کے لیے رحمت بن کر آئے تھے۔ آپؐ لوگوں کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرتے تھے۔ ان کو اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے روکتے تھے۔ اچھے لوگ آپ کی باتیں مان گئے۔ بُرے لوگ آپؐ کے دشمن ہوگئے۔ انھوں نے آپؐ پر اور آپؐ کے پیارے ساتھیوں پر حملہ کردیا۔ آپؐ اور آپؐ کے پیارے ساتھی بھی اللہ کی راہ میں لڑنے نکلے۔ کچھ کم عمر لڑکے بھی کافروں سے لڑنے کے لیے چل کھڑے ہوئے، مگر انھیں راستے سے یہ کہہ کر واپس کردیا گیا کہ تم ابھی کم سِن ہو۔ ایک لڑکا تھا رافعؓ، جب اسے منع کیا گیا تو وہ پنجوں کے بل کھڑا ہوگیا۔ تاکہ قد اونچا دکھائی دے۔ اس کا شوق دیکھ کر پیارے نبیؐ نے اسے فوج کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی۔ اب تو ایک اور بچے سمرہؓ نے بھی ضد کی، بولا "میں رافع کو پچھاڑ سکتا ہوں، مجھے بھی لڑائی میں جانے دیا جائے"۔ دونوں کا مقابلہ ہوا۔ سمرہؓ نے واقعی رافعؓ کو چت کردیا۔ اب تو اسے بھی اجازت مل گئی۔ وہ بھی خوش خوش اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے فوج کے ساتھ روانہ ہوگیا۔

۳- بھید چھپانا

حضرت انسؓ ایک مشہور صحابیؓ تھے۔ آپؓ بچپن ہی سے بہت نیک تھے۔ ایک دن کی بات ہے، وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ پیارے نبیؐ ادھر سے گزرے۔ بچوں کو سلام کیا۔ حضرت انسؓ کو بلایا، پیار کیا اور انھیں ایک کام سے کہیں بھیج دیا۔ کام پورا ہونے میں دیر لگ گئی، گھر پہنچے تو ان کی امّی نے پوچھا: "انسؓ! تم اتنی دیر سے کہاں تھے؟"

حضرت انسؓ بولے: "امی! پیارے نبیؐ نے ایک کام سے بھیجا تھا۔"

ماں نے کہا "وہ کیا؟"

آپؓ بولے: "وہ ایک بھید ہے۔"

ماں نے کہا: ''دیکھو بیٹا! آپؐ کا بھید کسی کو نہ بتانا۔''

حضرت انسؓ نے یہ بات گرہ میں باندھ لی اور زندگی بھر کسی کو نہ بتایا۔

حضرت ثابتؓ حضرت اَنسؓ کے گہرے دوست تھے۔ آپؓ نے ان سے بھی نہیں بتایا۔ ایک بار اس واقعے کا ذکر کرکے کہنے لگے ''ثابتؓ! اگر میں نے یہ بھید کسی کو بتایا ہوتا تو تم کو ضرور بتاتا۔''



الف- نیچے ایک طرف پیارے نبیؐ کے زمانے کے چند بچوں کے نام اور دوسری طرف ان کے بارے میں بتائی ہوئی باتیں ہیں۔ لکیروں کے ذریعے صحیح جواب کو ملاؤ:

حضرت زیدؓ	جہاد کے شوق میں پنجوں کے بل کھڑے ہوگئے۔
'' رافعؓ	حضرت انسؓ نے انھیں بھید نہیں بتایا۔
'' سَمرہؓ	پیارے نبیؐ نے انھیں ایک کام کے لیے بھیجا تھا۔
'' انسؓ	انھوں نے رافعؓ کو چت کردیا تھا۔
'' ثابتؓ	پیارے نبیؐ کو اتنا چاہتے تھے کہ آپؐ کو چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہ ہوئے۔

ب- خالی جگہیں پر کرو:

۱- پیارے نبیؐ کے زمانے کے بچے بھی بڑے .... اور بہادر تھے۔

۲- پیارے نبیؐ .... سے بے حد پیار کرتے تھے۔

۳- پیارے نبیؐ ساری دنیا کے لیے .... بن کر آئے تھے۔

۴- پیارے نبیؐ اچھی باتوں کا حکم دیتے اور .... سے روکتے تھے۔

ج- درج ذیل بیان کس کے ہیں؟ ان کے سامنے ان کے نام لکھو:

۱- ''میں رافع کو پچھاڑ سکتا ہوں، مجھے بھی لڑائی میں جانے دیا جائے''

۲- ''آپؐ کا بھید کسی کو نہ بتانا''

۳- ''ثابت! اگر میں نے یہ بھید کسی کو بتایا ہوتا تو تم کو ضرور بتاتا''

۱۸

نبیوں کے حالات

ہمارے پیارے نبیؐ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ آپؐ سے پہلے بہت سے نبی اور رسول دنیا میں آئے تھے۔ رسولوں کے بارے میں بعض باتیں تم پڑھ چکے ہو۔ اللہ کے سب نبی اور رسول اچھے اور سچے تھے، نیک اور برائیوں سے پاک تھے، سب اللہ کا پیغام لائے، لوگوں کو سیدھی راہ دکھائی، اللہ کا حکم سنایا، اس کی مرضی پر چل کر دکھایا، بھلے کاموں کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے روکا۔ آج دنیا میں جتنی بھلائیاں پائی جاتی ہیں وہ سب انھی نبیوں اور رسولوں کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔

نبیوں اور رسولوں کی ٹھیک تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے ہم چند کا مختصر حال بتاتے ہیں۔

حضرت آدم علَیہِ السّلام

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علَیہِ السَّلام ہیں۔ دنیا میں آپ ہی سب سے پہلے انسان بھی ہیں۔ دنیا کے سارے انسان دادا آدمؑ ہی کی اولاد ہیں۔ اسی لیے ''آدمی'' کہلاتے ہیں۔

دادا آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے بنایا تھا۔ ہم سب لوگ بھی مٹی کے بنے ہیں۔ بنانے کے بعد اللہ نے آپؑ کے جسم میں روح پھونکی۔ اب آپؑ چلنے پھرنے اور بولنے لگے۔ اللہ نے آپؑ کو رہنے سہنے کا ڈھنگ بتایا، علم دیا، عقل دی، فرشتوں سے بھی بڑھ کر درجہ دیا، زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور یہاں کا انتظام آپؑ کے سپرد کیا۔

فرشتوں کو حکم دیا آدمؑ کو سجدہ کرو۔'' سب نے حکم مان کر سجدہ کرلیا۔ ابلیس نے انکار کردیا۔ وہ جن تھا، فرشتہ نہ تھا۔ جن آگ سے بنائے گئے ہیں۔ ابلیس بھی آگ سے بنا تھا۔ اکڑ کر بولا: ''میں آگ سے بنا ہوں۔ آدمؑ مٹی سے بنے ہیں۔ میں آدمؑ سے بڑھ کر ہوں۔ آدمؑ کو سجدہ کیوں کروں؟'' ابلیس نے غرور میں آکر اللہ کا کہا نہ مانا۔ اللہ نے ناراض ہوکر اسے جنت سے نکال دیا۔ بدنصیب ابلیس یعنی شیطان ہمیشہ کے لیے ملعون ہوگیا۔

پھر اللہ نے دادی حوّا کو بنایا۔ دادا آدمؑ سے ان کا بیاہ کردیا۔ دونوں جنت میں رہنے لگے۔ خوب مزے سے پھرتے تھے، جو چاہتے تھے کھاتے تھے، رب کے گن گاتے تھے۔ جنت میں ایک پیڑ تھا، اس کے پاس جانے سے اللہ نے ان دونوں کو روک دیا تھا۔ ایک دن شیطان آیا، دونوں کو بہکا کر اس پیڑ کا پھل کھلادیا، اللہ کی نافرمانی کرادی۔ اللہ بہت ناراض ہوا۔ ان دونوں کو بھی جنت سے نکل جانے کا حکم دیا۔ دونوں کو جب اپنی بھول چوک معلوم ہوئی تو دونوں بہت روئے، بہت گڑگڑائے اپنے کیے پر پچھتانے لگے، توبہ کی، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ اللہ بڑا مہربان ہے، دونوں کو معاف کردیا۔

دادا آدمؑ اور دادی حوّاؑ کے بہت سے بچّے ہوئے۔ انھی کی اولاد پھلتے پھلتے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ گئی ہے۔ انھوں نے بال بچوں کو بھی اچھی اچھی باتیں سکھائیں، اللہ کی مرضی پر چلایا۔ بہت دنوں کے بعد ان دونوں نے اس دنیا سے کوچ کیا۔ سلام ہو دادا آدمؑ اور دادی حوّاؑ پر۔

اس کہانی سے ہم نے کئی باتیں سیکھیں

۱- دنیا کے سارے انسان انھی دادا آدمؑ کی اولاد ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے سجدہ کرایا تھا۔ ہمارا درجہ بہت بلند ہے۔ ہم اللہ کے نائب (خلیفہ) اور ساری مخلوق سے بڑھ کر ہیں۔ ہمیں اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے سر نہ جھکانا چاہیے۔ ہم کیسے گوارا کر سکتے ہیں کہ دیوی،

دیوتا، پہاڑ، دریا، پیڑ، جانور، اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی مورتیوں یا اپنے جیسے زندہ یا مردہ انسانوں کے سامنے سر جھکا کر اپنے آپ کو ذلیل اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کریں۔

۲- دنیا کے سارے انسان خواہ وہ کسی ذات، برادری، قوم یا نسل کے ہوں سب ایک ہی ماں باپ آدمؑ و حواؑ کی اولاد ہیں۔ اس لیے سب آپس میں بھائی بھائی اور ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ ذات پات، چھوت چھات، اونچ نیچ وغیرہ لوگوں کی من گھڑت باتیں ہیں۔ سید، برہمن، بھنگی، چمار سب آدم کی اولاد ہیں اور یکساں عزت کے لائق ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی بری راہ چل کر خود ہی اپنے کو اللہ اور بندوں کی نظروں میں ذلیل کرلے۔

۳- شیطان ہمیشہ ہم سب کے پیچھے لگا رہتا ہے اور اسی تاک میں رہتا ہے کہ کب بہلا پھسلا کر کوئی بُرا کام کرادے تاکہ اللہ ہم سے ناراض ہوجائے۔ کبھی دوست بن کر آئے گا اور چکنی چپڑی باتیں کرکے بہکادے گا، کبھی دل کے اندر گھس کر برائی پر اکسائے گا۔ ہمیں اس مردود دشمن سے بہت چوکنّا رہنا چاہیے۔

۴- نادانی میں یا شیطان کے بہکاوے میں آکر اگر کبھی بھول چوک ہوجائے تو پتا چلتے ہی ہمیں چاہیے کہ اپنی بھول پر شرمندہ ہوں، اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر معافی مانگیں اور پھر کبھی اس برائی کے پاس نہ پھٹکیں۔ برائی پر جمے رہنا اور پتا چل جانے پر بھی توبہ نہ کرنا شیطانی کام ہے۔ اس سے ہمیں بچنا چاہیے۔

۵- غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔ ابلیس نے گھمنڈ کیا، اپنے آگ سے بنے ہونے پر اکڑا رہا، اللہ کے حکم کو بھی ٹال دیا اور دادا آدمؑ کو سجدہ نہ کیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیشہ کے لیے مردود ہوگیا۔ آج ہر شخص اس پر لعنت بھیجتا ہے۔

معانی و اشارات

خلیفہ : نائب، کسی کی طرف سے کام کرنے والا
غرور : گھمنڈ
مردود : دھتکارا ہوا

مشق

الف۔ خالی جگہیں پُر کرو:

۱- آج دنیا میں جتنی .... پائی جاتی ہیں۔ وہ سب انھی نبیوں اور رسولوں کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔
۲- سب سے پہلے نبی حضرت .... ہیں۔
۳- ہم سب لوگ بھی .... کے بنے ہیں۔
۴- سارے انسان یک ہی ماں باپ کی .... ہیں۔
۵- شیطان ہمیشہ .... کے پیچھے لگا رہتا ہے۔
۶- برائی پر جمے رہنا .... کام ہے۔
۷- غرور کا سر .... ہوتا ہے۔
۸- دادا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے .... سے بنایا تھا۔

ب۔ نیچے کچھ باتیں لکھی جارہی ہیں۔ ان میں سے جو باتیں حضرت آدمؑ کے بارے میں ہیں، ان کے سامنے (ا) اور جو شیطان کے بارے میں ہیں، ان کے سامنے (ش) لکھو:

فرشتوں نے اللہ کے حکم سے سجدہ کیا۔ ....
اللہ نے آگ سے بنایا۔ ....
زمین میں اللہ نے اپنا خلیفہ بنایا۔ ....
غرور میں آکر اللہ کا حکم نہ مانا۔ ....
دادی حوّا ان سے بیاہی گئی تھیں۔ ....
اپنے آپ کو آدمؑ سے بڑھ کر سمجھا۔ ....
علم ملا، عقل ملی، رہنے سہنے کا ڈھنگ سیکھا۔ ....
پہلے نبی اور پہلے انسان۔ ....
اللہ نے معاف نہیں کیا۔ ....
اللہ نے معاف کردیا۔ ....
مردود۔ ....

۱۹

حضرت نوح علیہ السلام

دادا آدمؑ کی اولاد پھلی پھولی، لاتعداد مرد عورت، ادھر ادھر پھیل گئے۔ بہت دنوں تک یہ لوگ نیک رہے، اللہ کی مرضی پر چلتے رہے۔ اللہ نے ان کی آل اولاد اور دَھن دولت میں برکت دی۔ شیطان ان کی تاک میں تھا۔ برابر اپنی چالیں چلتا رہا۔ کچھ لوگ اس کے بہکاوے میں آ گئے۔ رفتہ رفتہ برائیاں بڑھنے لگیں۔ لوگ اچھی باتیں بھول گئے، برے کام کرنے لگے۔ جن نیک بندوں نے انھیں سیدھی راہ دکھائی تھی، انھیں بھلی باتیں بتائی تھیں، ان کے کہنے پر تو چلنا چھوڑ دیا، الٹے ان کے بت بنا کر پوجنے لگے۔ اللہ کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں سے مدد مانگنے لگے۔

جب برائیاں بہت بڑھ گئیں۔ لوگ ایک دوسرے کو ستانے اور کم زوروں پر ظلم ڈھانے لگے اور ہر طرف بگاڑ اور فساد پھیل گیا تو اللہ کو ان پر رحم آیا۔ انھیں سیدھی راہ دکھانے کے لیے ایک نبی بھیجا، جن کا نام (حضرت) نوحؑ تھا۔ حضرت نوحؑ نے انھیں برائیوں پر ٹوکا، بتوں کو پوجنے سے منع کیا۔ اللہ کی مرضی بتائی، اس کے حکموں پر چل کر دکھایا۔ مدّتوں انھیں اچھی باتیں بتاتے اور بری باتوں سے روکتے رہے، مگر وہ لوگ برائیوں میں اتنے لت پت ہو گئے تھے کہ حضرت نوحؑ کی اچھی باتوں پر کان ہی نہیں دھرتے تھے۔ حضرت نوحؑ کو آتا دیکھتے تو منہ پھیر لیتے، کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے، منہ کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور کسی طرح اچھی باتیں سننے پر آمادہ نہ ہوتے تھے۔ حضرت نوحؑ انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتے تو وہ ان کا مذاق اڑاتے اور کہتے کہ تم ہم پر اللہ کا عذاب

کیوں نہیں لے آتے؟ توبہ! توبہ!

اپنی دولت اور اولاد پر انھیں بہت گھمنڈ تھا۔ وہ انھیں بتوں اور دیوتاؤں کی دین سمجھتے تھے۔ اپنی طاقت اور چالاکی پر وہ پھولے نہیں سماتے تھے۔ نیک لوگوں کو نادان اور غریبوں، کم زوروں کو نہایت ذلیل سمجھتے تھے۔ رفتہ رفتہ وہ حضرت نوحؑ اور ان کے اچھے ساتھیوں کے جانی دشمن ہوگئے۔ انھیں مار ڈالنے کی دھمکی دینے لگے۔ بہت دنوں تک اللہ نے ان ظالموں کو ڈِھیل دی مگر جب پانی سر سے اونچا ہوگیا، وہ برائیوں پر جمے رہے، سنبھلنے اور سدھرنے کی کوئی امید نہ رہی تو حضرت نوحؑ کو بھی ان کے لیے بددعا کرنی پڑی اور اللہ نے انھیں سخت سزا دینے کا فیصلہ کرلیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو ایک بڑی کشتی بنانے کا حکم دیا۔ آپؑ اللہ کے حکم سے کشتی بنانے لگے۔ کافروں نے دیکھا تو آپؑ کا مذاق اڑانے لگے۔ آپؑ نے صبر کیا اور برابر اپنے کام میں لگے رہے۔ کشتی تیار ہوگئی تو اللہ کے حکم سے آپؑ نے اس پر اپنے اچھے ساتھیوں اور جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو بٹھالیا۔

آخر عذاب کا دن آ گیا۔ زمین سے پانی کے چشمے ابل پڑے۔ آسمان سے موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ دیکھتے دیکھتے ہر طرف جل تھل ہوگیا۔ پانی کی اونچی اونچی لہریں اٹھنے لگیں۔ تمام سازوسامان، گھربار، آدمی جانور سب ڈوبنے لگے، سب کچھ تہس نہس ہونے لگا۔ حضرت نوحؑ کی کشتی پانی پر برابر تیرتی رہی۔ اسی دوران میں ایک جگہ حضرت نوحؑ کا بیٹا نظر آیا۔ بروں کی صحبت میں رہ کر وہ بھی بگڑ گیا تھا۔ وہ کشتی میں سوار نہیں ہوا تھا، بلکہ والد کی نافرمانی کرکے کافروں میں شامل ہوگیا تھا۔ حضرت نوحؑ نے اسے بلایا کہ توبہ کرکے کشتی میں آجائے، مگر وہ نہ مانا بولا ''میں کسی پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا''۔ حضرت نوحؑ نے سمجھایا کہ آج کشتی کے سوا کہیں پناہ نہ ملے گی، مگر وہ نہ مانا۔ آخر پانی کا ایک ریلا آیا اور وہ بھی غرق ہوگیا۔ لگاتار بارش ہوتی رہی اور چشمے ابلتے رہے۔ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ اونچے اونچے پہاڑ تک ڈوب گئے تھے۔ آخر اللہ کے حکم سے پانی رُکا۔ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری۔ اللہ نے کشتی والوں کو تو بچالیا، لیکن دوسرے تمام لوگ اپنے سازوسامان سمیت غرق ہوگئے۔

نبی کو جھٹلانے، اس کی جان کے درپے ہونے اور اس کی باتوں کا مذاق اڑانے کا یہی نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

اس کہانی سے ہم نے کئی باتیں سیکھیں

۱- کوئی شخص چاہے وہ کتنے ہی اچھے اور بڑے باپ کا بیٹا ہو، بُرے کام کرنے پر اللہ کی پکڑ اور اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ جب حضرت نوحؑ جیسے نبی اور اللہ کے چہیتے بندے کا بیٹا نہیں بچ سکا تو دوسرے کس شمار میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے کیے کا بدلہ دیتا ہے۔ یہ نہیں دیکھتا کہ وہ کس کا بیٹا ہے یا کس کا باپ؟ یہی سچا انصاف ہے۔

۲- اچھے باپ کے بیٹوں کو بھی بُرے ساتھی بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ حضرت نوحؑ کا بیٹا بُرے لوگوں کے ساتھ رہا تو انھی جیسا بُرا ہوگیا۔ ہم کبھی برے بچوں کے ساتھ رہ کر اپنا دین اور اپنی دنیا نہیں بگاڑیں گے، ہمیشہ اچھے لڑکوں کو اپنا ساتھی بنائیں گے۔

۳- بُرے یا بھلے کاموں کا پورا پورا بدلہ تو آخرت میں ملے گا۔ لیکن بعض بُرے کاموں کی کچھ سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دے دیتا ہے، خاص کر ظلم، گھمنڈ اور نبیوں کو جھٹلانے کی سزا۔ حضرت نوحؑ کی قوم اپنے بُرے کاموں کی وجہ سے دنیا میں بھی سزا سے نہ بچ سکی اور وہ طوفان سے تباہ ہوئی تا کہ لوگ ان سے سبق سیکھیں اور برائیوں سے بچیں۔ ہم برے کاموں سے خود بھی دور رہیں گے اور دوسروں کو بھی برائیوں سے روکیں گے۔

۴- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانتے ہیں اور سچے دین پر جمے رہتے ہیں، برائیاں مٹانے اور بھلائیاں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں، اور اللہ کی راہ میں دکھ جھیلتے اور صبر کرتے ہیں، اللہ ان سے خوش ہوتا ہے۔ انھیں دنیا میں بھی عذاب سے بچا لیتا ہے اور آخرت میں بھی ان کے لیے ہر طرح کی نعمتیں ہیں۔

معانی و اشارات

پھلی پھولی	:	بڑھی اور پھیلی
تاک میں تھا	:	موقعے کی تلاش میں تھا، گھات لگائے ہوئے تھا
بہکاوا	:	دھوکا
لوگ برائیوں میں لت پت ہوگئے	:	لوگوں میں بس برائیاں ہی برائیاں رہ گئیں
کان نہیں دھرتے تھے	:	سنتے اور مانتے نہیں تھے
آمادہ ہونا	:	تیار ہونا، راضی ہونا
دین	:	دی ہوئی، عطا کی ہوئی چیز
پھولے نہ سمانا	:	بہت خوش ہونا
رفتہ رفتہ	:	دھیرے دھیرے
ڈھیل دینا	:	غلطی کی سزا میں دیر کرنا
پانی سر سے اونچا ہونا	:	خرابی بہت زیادہ بڑھ جانا
برداشت کرنا	:	ضبط کرنا، صبر کرنا
تہس نہس ہوگیا	:	تباہ و برباد ہوگیا
جان کے درپے ہونا	:	مار ڈالنے کی کوشش کرنا
غرق ہوگئے	:	ڈوب گئے

مشق

الف۔ خالی جگہیں پُر کرو:

۱- اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے کیے کا .... دیتا ہے۔

۲- بُرے کاموں کی کچھ.......... اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دے دیتا ہے۔

۳- اچھے باپ کے بیٹوں کو بھی بُرے ساتھی .... کر رکھ دیتے ہیں۔

۴- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانتے اور سچے دین پر جمے رہتے ہیں، اللہ ان سے .... ہوتا ہے۔

ب۔ نیچے دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے اور ان کے بارے میں چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ جس کے بارے میں جو بات ہے اس کا نمبر اس بات سے پہلے لکھو:

(۱) حضرت نوحؑ (۲) حضرت نوحؑ کی قوم کے بُرے لوگ

- ○ غریبوں کم زوروں کو نہایت ذلیل سمجھتے تھے۔
- ○ آج کشتی کے سوا کہیں پناہ نہ ملے گی۔
- ○ برائیوں میں لت پت ہو گئے تھے۔
- ○ اللہ نے سیدھی راہ دکھانے اور اس کی مرضی بتانے کے لیے بھیجا۔
- ○ اچھی باتیں سننے پر آمادہ نہ ہوتے تھے۔
- ○ اپنے سارے سازوسامان کے ساتھ ختم ہو گئے۔
- ○ دولت اور اولاد پر گھمنڈ کرتے تھے۔
- ○ برائیوں پر ٹوکتے اور بتوں کے پوجنے سے منع کرتے تھے۔
- ○ عذاب سے ڈرانے پر مذاق اڑاتے تھے۔
- ○ اللہ کے حکم پر چل کر دکھانے والے نیک بندوں کے بت بنا کر پوجنے لگے۔

۲۰

حضرت ابراہیم علیہ السلام

ہزاروں برس پہلے کی بات ہے۔ یہاں سے دور بہت دور شہر اُر میں آزر نام کا ایک آدمی رہتا تھا۔ آزر بُت بنا کر بیچا کرتا تھا۔ شہر اُر میں بہت سے مندر تھے۔ مندروں میں بُت رکھے ہوئے تھے۔ آزر اور دوسرے لوگ ان بُتوں کو پوجتے تھے اور دُکھ درد میں ان سے مدد مانگتے تھے۔

آزر کے یہاں ایک بچّہ پیدا ہوا۔ بچے کا نام ابراہیم رکھا گیا۔ ابراہیمؑ بچپن ہی سے بہت سمجھ دار اور نیک تھے۔ وہ لوگوں کو بت پوجتے دیکھتے تو انھیں بڑی حیرت ہوتی تھی۔ وہ دل ہی دل میں سوچتے تھے، بُت لکڑی اور پتھر کے ہوتے ہیں۔ یہ نہ کھا سکتے ہیں نہ پی سکتے ہیں، نہ بول سکتے ہیں، نہ کسی کی سُن سکتے ہیں۔ ان پر مکھّیاں بیٹھتی ہیں تو انھیں بھگا نہیں سکتے۔ پھر لوگ آخر اِن بُتوں کو کیوں پوجتے ہیں؟ ان سے مُرادیں کیوں مانگتے ہیں؟ یہ بُت تو خود بے بس ہیں۔ دوسروں کی بگڑی کیا بنائیں گے۔

ابراہیمؑ کی قوم چاند، سورج اور ستاروں کو بھی پوجتی تھی۔ ابراہیمؑ نے ان میں بھی کوئی ایسی بات نہیں پائی کہ خدا سمجھ کر انھیں پوجا جائے۔ یہ سب تو خود مجبور اور بے بس ہیں۔ کبھی نکلتے، کبھی ڈوبتے ہیں۔ ان کے لیے جو راستا مقرر ہے یہ اسی پر چلنے کے لیے مجبور ہیں۔ ایسے مجبور اور بے بس بھلا کیسے خدا ہو سکتے ہیں؟ وہ بول پڑے: میرا خدا تو وہ ہے، جس نے ان کو اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے، جو سب کو کھلاتا پلاتا اور مارتا جلاتا ہے۔ اس کے سوا کوئی اور پوجنے کے لائق نہیں۔"

آخر اللہ نے حضرت ابراہیم کو نبی بنایا اور لوگوں کو سیدھی راہ دکھانے کا حکم دیا۔ آپؑ نے اللہ کا پیغام پہنچانا شروع کیا۔ لوگوں کو برائیوں سے روکنے اور بھلائیوں کا حکم دینے لگے۔ لیکن لوگ آپؑ کی اچھی اور سچی باتیں ماننے کی بجائے آپؑ کے دشمن ہوگئے۔

ایک دن حضرت ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے یہی باتیں کہیں۔ وہ سن کر بہت ناراض ہوا، بیٹے کو بُرا بھلا کہا اور آپؑ پر سختی شروع کردی۔ آپؑ نے دوسروں کو بھی یہی باتیں سمجھائیں، لیکن ماننے کی بجائے لوگ الٹا آپؑ پر خفا ہونے لگے۔ وہ لوگ آپؑ کی سیدھی سچی بات یہ کہہ کر ٹھکرا دیتے تھے کہ جن بتوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں اور جنھیں پوری قوم پوجتی ہے، انھیں ہم بھلا کیسے چھوڑ دیں۔

آخر حضرت ابراہیمؑ نے انھیں سمجھانے کی ایک اور ترکیب سوچی۔ میلے کا دن تھا۔ شہر کے تمام لوگ، مرد عورتیں، بچے بوڑھے سب میلا دیکھنے چلے گئے۔ حضرت ابراہیمؑ اکیلے رہ گئے۔ آپؑ نے ایک کلہاڑی لی، بتوں کے پاس گئے، ایک ایک کر کے سب کو توڑ دیا، صرف ایک بڑے بت کو چھوڑ دیا اور کلہاڑی اس کے گلے میں لٹکا دی۔

لوگوں نے واپسی پر جب اپنے بُتوں کا یہ حال دیکھا تو بہت بگڑے۔ پتا لگانے لگے کہ یہ حرکت کس کی ہے۔ کچھ لوگوں نے ابراہیمؑ کا نام لیا۔ وہ بلائے گئے، پوچھنے پر آپؑ نے جواب دیا کہ شاید ان میں کسی بات پر لڑائی ہوئی ہو اور بڑے بُت نے خفا ہو کر ان کی یہ گت بنائی ہو، اگر بتا سکتے ہوں تو ان بتوں ہی سے پوچھ کر دیکھو۔ لوگوں نے کہا کہ تم تو جانتے ہو۔ کہیں بت بھی بولتے ہیں؟

اب حضرت ابراہیمؑ کو اپنی بات بتانے کا اچھا موقع مل گیا۔ بولے ''جب یہ بت نہ بول سکتے ہیں، نہ نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں تو پھر تم انھیں کیوں پوجتے ہو؟'' یہ سن کر لوگ شرمندہ تو ہوئے، مگر اس سچی بات کو ماننے کے لیے تیار نہ ہوئے۔ بلکہ ابراہیمؑ کو سخت سزا دینے کی ٹھانی۔ وہاں کے بت پرست بادشاہ نمرود کے حکم سے ان کو زندہ جلا دینے کے لیے آگ کا ایک بڑا الاؤ تیار کیا گیا۔ حضرت ابراہیمؑ کو اس میں ڈال دیا گیا۔ لیکن اللہ کے حکم سے آگ ٹھنڈی ہوگئی۔ حضرت ابراہیمؑ کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔

جب ان لوگوں کے سدھرنے کی کوئی امید نہ رہی تو حضرت ابراہیمؑ گھر بار چھوڑ کر وہاں سے

چل دیے۔ چلتے چلتے، وطن سے بہت دور نکل گئے۔ بڑھاپے میں اللہ نے آپؑ کو دو بیٹے دیے۔ ایک بیٹے کا نام اسمٰعیلؑ تھا۔ آپؑ اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ بی بی ہاجرہ کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آئے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں اس وقت خانۂ کعبہ ہے۔ اللہ کے حکم سے وہاں زمزم کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ لوگ اس کے آس پاس بسنے لگے۔ دھیرے دھیرے ایک بہت بڑا شہر مکّہ آباد ہوگیا۔

اب اسمٰعیلؑ جوان ہوئے۔ ابراہیمؑ نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ آپؑ نے دیکھا کہ اپنے جوان بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کررہے ہیں۔ آپؑ نے اسے اللہ کا حکم سمجھا۔ بیٹے سے خواب بیان کیا، بیٹا قربان ہونے کے لیے تیار ہوگیا۔ بولا، ''آپؑ اللہ کا کہا ضرور کیجیے۔'' حضرت ابراہیمؑ قربانی کرنے لگے تو اللہ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو بچا لیا اور باپ بیٹے دونوں کی اس قربانی سے بہت خوش ہوا۔

حضرت ابراہیمؑ کو تمام دنیا کی سرداری عطا کی، حضرت اسمٰعیلؑ کو بھی نبی بنادیا۔ آئندہ کے لیے بیٹے کی قربانی کی بجائے جانور کی قربانی کے لیے کہا۔ اسی واقعے کی یاد میں ہم ہر سال قربانی کرتے ہیں۔ اور اپنے اس ارادے کو دہراتے ہیں کہ ضرورت پڑی تو اللہ کے حکم پر ہم جان بھی قربان کردیں گے۔

اللہ کے حکم سے اب باپ، بیٹے نے مل کر کعبہ بنایا۔ اللہ پاک کا گھر کعبہ، مکّے میں ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان کعبے کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں اور یہیں حج کے لیے جاتے ہیں۔

اس کہانی سے ہم نے کئی باتیں سیکھیں

۱۔ حضرت ابراہیمؑ سے جس چیز کو قربان کرنے کا مطالبہ ہوا، آپؑ اس کے لیے خوشی سے تیار ہوگئے۔ ہمیں بھی اللہ کی راہ میں اپنا گھربار، جان و مال، آل و اولاد سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

۲۔ اللہ اپنے بندوں کو اچھی طرح آزماتا ہے۔ جو بندہ امتحان میں پورا اترتا ہے، اسی کو اونچا درجہ دیتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ ہر امتحان میں پورے اترے۔ اسی لیے اللہ نے انھیں اتنا اونچا درجہ دیا کہ ساری دنیا کا سردار بنایا۔

۳۔ جو لوگ اللہ پر بھروسا کرتے ہیں، قدم قدم پر اللہ ان کی مدد کرتا ہے۔ ان کو مایوس یا تباہ ہونے نہیں دیتا۔ حضرت ابراہیمؑ نے ہمیشہ اللہ پر بھروسا کیا اور ہر جگہ اللہ نے ان کی مدد کی۔

۴۔ اللہ کا حکم نہ ہو تو بڑے سے بڑا دشمن بھی بال بیکا نہیں کرسکتا۔ نمرود بادشاہ اور اس کے ساتھیوں نے حضرت ابراہیمؑ کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی مگر آپؑ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔

نارِ نمرود کو کیا گلزار
دوست کو یوں بچالیا تو نے

معانی و اشارات

بے آب و گیاہ وادی	:	وہ ریتلا میدان جہاں نہ پانی ہو نہ ہریالی
مُرادیں مانگنا	:	دعا مانگنا، مطلب پورا ہونے کی التجا کرنا
ترکیب کرنا	:	تدبیر، جتن کرنا، خاص ڈھنگ سے کسی کام کے بارے میں سوچنا
گت بنانا	:	بری حالت بنانا
بال بیکا نہ ہونا	:	کوئی تکلیف نہیں پہنچنا
ٹھانی	:	طے کیا، پکا ارادہ کیا



۱- جواب دو:

۱- بتوں کے بارے میں حضرت ابراہیمؑ کیا سوچتے تھے؟

۲- بتوں کو توڑ کر حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو کیا بات سمجھائی؟

۳- آگ نے حضرت ابراہیمؑ کو کیوں نہیں جلایا؟

۴- حضرت ابراہیمؑ کو شہر اُر کیوں چھوڑنا پڑا؟

۵- حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ کو حضرت ابراہیمؑ کہاں چھوڑ آئے؟

۶- حضرت ابراہیمؑ نے اپنے خواب کو پورا کیسے کیا؟

۷- ہم ہر سال قربانی کرکے کس ارادے کو دہراتے ہیں؟

۲- خالی جگہیں پُر کرو:

۱- حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام .... تھا

۲- حضرت ابراہیمؑ کی قوم چاند، سورج اور ستاروں کو بھی .... تھی۔

۳- حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی .... عطا کی۔

۴- ساری دنیا کے مسلمان .... کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔

۵- اور میں .... کے لیے جاتے ہیں۔

۶- حضرت ابراہیمؑ ہر .... میں پورے اترے۔

۷- اللہ کا حکم نہ ہو تو بڑے سے بڑا دشمن بھی .... بیکا نہیں کرسکتا۔



جو لوگ حج کرکے واپس آئے ہیں ان میں سے کسی سے حج کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔

۲۱

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے۔ اس نے ہمارے رہنے بسنے کے لیے لمبی چوڑی زمین بنائی۔ زمین کی ساری چیزیں ہمارے لیے بنائیں۔ زمین پر ہم کو اپنا خلیفہ (نائب) بنایا۔

زمین پر ہم کیسے رہیں اور اس کی دی ہوئی چیزوں کو کیسے کام میں لائیں؟ اس کا ڈھنگ بھی اس نے بتایا۔ اس کام کے لیے اس نے نبی اور رسول بھیجے۔ رسول اللہ کی کتابیں لے کر آئے۔ ان کتابوں میں اللہ کے فرمان ہوتے تھے۔ زندگی گزارنے کا طریقہ ہوتا تھا۔ سب سے آخر میں پیارے نبی حضرت محمدؐ تشریف لائے۔ آپؐ پر اللہ نے قرآن مجید اتارا۔ اب انسانوں کے پاس اللہ کی یہی آخری کتاب ہے، جو اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ اس سے پہلے کی کتابوں کو لوگوں نے ضائع کردیا یا ان میں اِدھر اُدھر کی باتیں ملادیں۔ قرآن مجید کی حفاظت کی ذمے داری خود اللہ نے لی ہے۔ اللہ کی مرضی معلوم کرنے کے لیے یہی ایک پیاری کتاب رہ گئی ہے۔ اس میں دنیا والوں کے لیے اللہ کی ہدایتیں ہیں، نبیوں کے قصّے ہیں، اللہ کے فرماں بردار بندوں کے لیے خوش خبری ہے اور نافرمانوں کے لیے ڈراوا ہے۔ اس پیاری کتاب کی زبان عربی ہے۔ اس میں ہمارے لیے بہت اچھی اچھی نصیحتیں ہیں۔ نیچے کچھ آیتوں کے ترجمے دیے جاتے ہیں۔ دیکھو کتنی پیاری باتیں ہیں:

۱۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ صرف اسی کی عبادت اور بندگی کرو

۲- اللہ کے رسولؐ کی زندگی تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے
۳- اللہ اور اس کے رسولؐ کا کہا مانو
۴- ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو
۵- اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو
۶- تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں اگر لڑائی ہوجائے تو دو بھائیوں میں میل کرادو
۷- اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے، جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے
۸- جھوٹ بولنے سے بچو
۹- وعدہ پورا کرو۔ بے شک وعدے کی باز پُرس ہوگی
۱۰- آپس میں بدگوئی نہ کرو اور نہ (کسی کو) بُرے ناموں سے چڑاؤ
۱۱- کسی کی ٹوہ میں نہ رہو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو
۱۲- نیک کاموں میں ساتھ دو اور بُرے کاموں میں ساتھ نہ دو
۱۳- تم بہترین اُمت ہو، تمھیں لوگوں کو سیدھی راہ دکھانے کے لیے اٹھایا گیا ہے
۱۴- اللہ تعالیٰ خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

قرآن مجید میں جگہ جگہ بڑی اچھی اچھی دعائیں بھی ہیں۔ ہم سب اللہ کے محتاج ہیں۔ اسی کا دیا ہم کھاتے ہیں۔ اس کی بڑی مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں یہ دعائیں سکھادی ہیں۔ ہم ہاتھ پھیلا کر نیچے لکھی ہوئی دعائیں اکثر مانگتے رہتے ہیں:

۱- رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا — اے میرے رب مجھ کو زیادہ علم دے۔
۲- رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے رب ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۳- رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِيْرًا

اے میرے رب! ان دونوں (ماں اور باپ) پر رحم فرما، جس طرح پیار محبت سے انھوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا۔

جب اس نے ہمیں دعائیں مانگنے کا طریقہ بھی خود سکھایا ہے اور دینے والا بھی وہی ہے؛ تو پھر اس کی بخشش اور دِین کا کیا ٹھکانا۔ ہمیں اللہ سے زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگتے رہنا چاہیے۔ اے اللہ! ہم پر اپنا فضل فرما۔

معانی و اشارات

ضائع کرنا	:	برباد کرنا
باز پرس ہوگی	:	پوچھا جائے گا
بدگوئی کرنا	:	بُرا بولنا، بُرائی کرنا
ٹوہ میں رہنا	:	خامیوں اور کم زوریوں کی تلاش میں رہنا، عیب تلاش کرنے میں لگا رہنا
غیبت کرنا	:	پیٹھ پیچھے کسی کی برائی بیان کرنا
بخشش	:	معافی، انعام

مشق

الف۔ مختصر جواب دو:

۱- زمین پر انسان کی حیثیت کیا ہے؟
۲- اللہ نے انسانوں کی رہ نمائی کے لیے کیا انتظام کیا؟
۳- اللہ کی کون سی کتاب اب تک اصلی حالت میں باقی ہے؟
۴- قرآن مجید کس زبان میں ہے اور کس پر نازل ہوا؟
۵- قرآن مجید میں کیا باتیں بیان کی گئی ہیں؟
۶- اللہ کے نزدیک انسانوں میں بڑا اور عزت کے قابل کون ہے؟
۷- علم کے اضافے کے لیے قرآن نے کون سی دعا سکھائی ہے؟
۸- والدین کے لیے کون سی دعا کرنے کا حکم قرآن میں آیا ہے؟

ب۔ خالی جگہیں پُر کرو:

۱- اللہ نے زمین میں ہم کو اپنا .... بنایا ہے۔

۲- انسانوں کے پاس اللہ کی یہی آخری کتاب ہے جو اپنی .... حالت میں موجود ہے۔

۳- قرآن میں فرماں بردار بندوں کے لیے......... ہے اور نافرمانوں کے لیے ڈراوا ہے۔

۴- .... کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۵- اللہ کے رسولؐ کی زندگی تمھارے لیے بہترین .... ہے۔

۶- ماں باپ کے ساتھ .... کرو۔

۷- تمام .... بھائی بھائی ہیں۔

۸- وعدہ پورا کرو۔ بے شک وعدے کی .... ہوگی۔

۹- نیک کاموں میں ساتھ دو اور .... کاموں میں ساتھ نہ دو۔

۱۰- اللہ تعالیٰ خوب پاک صاف رہنے والوں کو .... کرتا ہے۔

۱۱- تم بہترین .... ہو تمھیں لوگوں کو سیدھی راہ دکھانے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔



قرآنی دعائیں یاد کرو۔ ہر نماز کے بعد یہ دعائیں ضرور مانگا کرو۔

۲۲

حدیث

پیارے نبیؐ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا تھا۔ آپؐ نے اللہ کا پیغام سنایا۔ سب کو سیدھی راہ دکھائی۔ دنیا والوں کو اللہ کی مرضی بتائی۔ اللہ کے حُکموں پر چل کر دکھایا۔ آپؐ ہی کی پیروی میں ہم سب کی نجات ہے۔

آپؐ نے جن جن باتوں سے روکا اور آپؐ نے ادب اور سلیقے کی جو جو باتیں سکھائیں، ان کو حدیث کہتے ہیں۔ آپؐ کے پیارے ساتھیوں نے وہ سب حدیثیں یاد کرلیں۔ بڑی احتیاط سے انھیں محفوظ رکھا۔ دوسروں تک پہنچایا۔ ہمارے بزرگوں نے انھیں خود بھی یاد کرلیا اور کتابوں میں بھی لکھ دیا۔ یہ باتیں ہمارے لیے بہت مفید ہیں۔ قرآن مجید کے بعد احادیث ہی کا درجہ ہے۔ کیوں کہ یہ سب بھی آپؐ نے اللہ ہی کے حکم سے کیا یا کہا تھا۔

ہم مسلمان ہیں۔ ہم قرآن و حدیث کا بہت ادب کرتے ہیں۔ ہم انھیں غور سے پڑھتے ہیں۔ ان کے حکموں پر چلتے ہیں۔ اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔ نیچے کچھ حدیثوں کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ دیکھو کتنی پیاری اور ہمارے لیے کتنی مفید باتیں ہیں:

۱- بچے جنت کے پھوُل ہیں۔

۲- باپ کا سب سے اچھا تحفہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے۔

۳- جنت تمھاری ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

۴- سب سے اچھا صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے کو پیٹ بھر کھلائے۔

۵- گھمنڈ کرنے والا یا جھوٹی شیخی بگھارنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔
۶- فُحش (گندی) بات کہنے والا اور فُحش بات کو پھیلانے والا دونوں برابر کے گُنہ گار ہیں۔
۷- چُغلی کھانے والا جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔
۸- تم میں بہتر وہ ہے، جس کے اخلاق بہتر ہوں۔
۹- تم میں بہتر وہ ہے، جس نے قرآن پڑھا اور پڑھایا۔
۱۰- نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
۱۱- بازار میں کھانا ہلکے پن کی نشانی ہے۔

آپؐ نے منع فرمایا ہے:
۱- دائیں ہاتھ سے اِستنجا کرنے سے
۲- پینے کے برتن میں پھونک مارنے سے
۳- کھڑے ہوکر کھانے پینے سے
۴- جھوٹ بولنے سے
۵- سوراخ کے اندر پیشاب کرنے سے
۶- حیوان کو تکلیف دینے سے
۷- ٹیک لگا کر کھانے سے
۸- عام راستے پر پیشاب پاخانہ کرنے سے
۹- پاخانہ پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ کرکے بیٹھنے سے



الف۔ مختصر جواب دو:

۱- باپ کا اپنی اولاد کے لیے سب سے اچھا تحفہ کیا ہے؟

۲- سب سے اچھا صدقہ کون سا ہے؟

۳- فحش بات کہنے والا اور فحش بات پھیلانے والے کس بات میں برابر ہیں؟

ب۔ خالی جگہیں پُر کرو:

۱- پیارے نبیؐ ہی کی پیروی کرنے میں ہم سب کی .... ہے۔

۲- قرآن مجید کے بعد احادیث ہی کا ...... ہے

۳- جنت تمھاری ماؤں کے...... تلے ہے۔

۴- تم میں بہتر وہ ہے جس کے...... بہتر ہوں۔

۵- بچے .... کے پھول ہیں۔

ج۔ پیارے نبیؐ نے بعض باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض باتوں سے منع فرمایا ہے۔ نیچے چند باتیں لکھی جارہی ہیں، جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کے سامنے (ح) اور جن باتوں سے منع کیا گیا ان کے سامنے (م) لکھو:

۱- اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت کرنا۔ ( )

۲- گھمنڈ کرنا اور شیخی بگھارنا۔ ( )

۳- فحش بات کہنا اور پھیلانا۔ ( )

۴- چغلی کھانا۔ ( )

۵- قرآن پڑھنا اور پڑھانا۔ ( )

۶- سوراخ کے اندر پیشاب کرنا۔ ( )

۷- بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ ( )

۸- دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ ( )

۹- جانوروں کو تکلیف دینا۔ ( )

۱۰- جھوٹ بولنا۔ ( )

۱۱- ٹیک لگا کر کھانا۔ ( )

۲۳

ادب اور سلیقے کی باتیں

ہم مسلمان ہیں۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے ادب اور سلیقے کی جتنی باتیں بتائی ہیں، ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں۔ نہ ہم خود بے ادبی کرتے ہیں اور نہ بے ادب اور بدسلیقہ لڑکوں کو پسند کرتے ہیں۔اسی لیے ہمیں سب لوگ با ادب اور سلیقہ مند سمجھتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ بھی خوش ہوتے ہیں اور تمام لوگ بھی پیار کرتے ہیں۔ نیچے لکھی ہوئی باتوں کا تو ہم خاص طور پر خیال رکھتے ہیں:

۱- ہر کام بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر شروع کرتے ہیں۔ کھانا ہو، پینا ہو، پڑھنا ہو، لکھنا ہو، غرض کوئی کام کرنا ہو ہم بسم اللہ ضرور کہہ لیتے ہیں۔ اس سے بڑی برکت ہوتی ہے۔

۲- سلام کرنا ہم کبھی نہیں بھولتے۔ پہلے سلام کرتے ہیں پھر بات۔ صبح سو کر اٹھتے ہیں تو گھر کے تمام لوگوں کو سلام کرتے ہیں۔ مسجد جاتے ہیں تو سلام کر کے داخل ہوتے ہیں۔ مدرسے میں اپنے محترم استادوں اور ساتھیوں کو سلام کرتے ہیں۔ درجوں اور دفتروں میں سلام کر کے جاتے اور سلام ہی کر کے واپس آتے ہیں۔ سلام کرنے میں ہم ہی پہل کرتے ہیں، اس میں ثواب زیادہ ملتا ہے اور تمام لوگ ہم سے پیار کرتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔

۳- تن پاک تو من پاک، اسی لیے ہم صفائی ستھرائی کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ پیشاب یا پاخانے کے بعد آب دست لیتے ہیں، پھر صابن یا مٹی مَل مَل کر اچھی طرح پانی سے ہاتھ دھوتے ہیں۔

۴- گھر کے آس پاس یا گلی کوچے اور راستے میں ہم کبھی پاخانہ یا پیشاب نہیں کرتے۔ ہمیشہ بیتُ الخلا میں یا الگ تھلگ کہیں آڑ میں کرتے ہیں۔

۵- کھانا ہم دائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں اور پاخانہ، پیشاب یا گندگی بائیں ہاتھ سے صاف کرتے ہیں۔جس ہاتھ سے ہم کھاتے ہیں، اسی سے پاخانہ صاف کرنا بھلا ہم کیسے گوارا کرسکتے ہیں؟ اِدھراُدھر ناک بھی نہیں چھنکتے، نہ دامن اور آستین سے پونچھتے ہیں۔ بلکہ ایک طرف جاکر بائیں ہاتھ سے صاف کرتے ہیں۔

بعض گندے لڑکے جہاں دیکھو تھوکتے اور ناک سنک دیتے ہیں۔ جب دیکھو ناک میں انگلی ڈالتے یا دانتوں سے ناخن کترتے رہتے ہیں۔ یہ پھوہڑپن ہے۔ ہم ان گندی باتوں سے بچتے ہیں۔

۶- کسی کو پانی پیش کرنا ہو یا کوئی اور چیز دینی ہو تو ہم دائیں ہاتھ سے دیتے ہیں اور اگر کوئی ہمیں کچھ دے رہا ہو تو ہم دائیں ہاتھ سے لیتے بھی ہیں۔

۷- ہمارے بڑے جب ہمیں پکارتے ہیں تو ہم ''جی'' کہہ کر جواب دیتے ہیں۔ پاس جاکر ادب سے کھڑے ہوتے ہیں۔ بات کو غور سے سنتے ہیں۔ وہ جو حکم دیتے ہیں، اسے پورا کرتے ہیں۔کوئی راز یا بھید کی بات ہو تو ہم کسی دوسرے سے نہیں کہتے۔ دو آدمی باتیں کررہے ہوں تو ہم وہاں سے ہٹ جاتے ہیں۔ کھڑے ہوکر سننے کی کوشش نہیں کرتے۔کوئی کچھ بول رہا ہو تو ہم بات نہیں کاٹتے، نہ بیچ میں بول پڑتے ہیں۔ بڑوں کا نام لینا ہو تو ان کے ناموں کے ساتھ جناب یا صاحب لگاتے ہیں۔

۸- پیارے نبیؐ کا نام آئے تو ہم درود و سلام بھیجتے ہیں۔ دوسرے نبیوں کا نام بھی ہم ادب سے لیتے ہیں۔ نام سے پہلے حضرت اور آخر میں علیہ السلام ضرور کہتے ہیں۔ پیارے نبیؐ کے ساتھیوں اور دوسرے بزرگوں کا نام بھی ہم بہت ادب سے لیتے ہیں۔صحابہؓ کے نام کے بعد ہم رضی اللّٰہ عنہ کہتے ہیں اور دوسرے بزرگان دین کا نام آنے پر رحمۃ اللّٰہ علیہ۔

۹- کسی کے گھر جانا ہو تو ہم بے دھڑک نہیں گھُس جاتے اور نہ دروازے اور کھڑکی سے اندر جھانکتے ہیں، بلکہ دروازے پر جاکر ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوجاتے ہیں۔گھر والوں کو سلام

کرتے ہیں۔ پھر اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ اجازت مل جاتی ہے تو اندر جاتے ہیں، ورنہ لوٹ آتے ہیں۔ ہم اپنے گھر میں بھی سلام کر کے داخل ہوتے ہیں۔ تاکہ ہمارے آنے کا سب کو پتا چل جائے۔ اس لیے کہ نہ جانے گھر میں کون کس حال میں ہو۔

۱۰- ہم سب بھائی بہن مل جل کر کھانا کھاتے ہیں۔ ہاتھ منہ دھوکر سلیقے سے کھانے پر بیٹھتے ہیں۔ بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرتے ہیں۔ ایک ہی برتن میں کھا رہے ہوں تو اپنے اپنے سامنے سے کھاتے ہیں۔ کھانا بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ کسی کھانے کو برا نہیں کہتے۔ کھانے کے دوران میں پانی پینا ہو تو بائیں ہاتھ سے گلاس پکڑتے اور دائیں ہاتھ سے ٹیک لگا کر آہستہ آہستہ تین سانس میں پیتے ہیں۔ کھانا کھا کر اچھی طرح ہاتھ منہ دھوتے کُلّی کرتے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔



جواب دو:

۱- سلام کرنے میں ہمیں کیوں پہل کرنا چاہیے؟

۲- دو آدمی جب باتیں کر رہے ہوں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

۳- نبیوں کے ناموں سے پہلے اور بعد میں ہمیں کیا کہنا چاہیے؟

۴- کسی کے گھر جانا ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

۵- ہم اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے سلام کیوں کرتے ہیں؟

۶- کھانے کے دوران پانی پینے کا کیا طریقہ ہے؟

خالی جگہیں بھرو:

۱- ہر کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر...... کرتے ہیں۔

۲- صبح سو کر اٹھتے ہیں تو گھر کے تمام لوگوں کو......کرتے ہیں۔

۳- کھانا ہم ...... ہاتھ سے کھاتے ہیں۔

۴- اگر کوئی ہمیں کچھ دے رہا ہو تو ...... ہاتھ سے لیتے ہیں۔

۵- کوئی...... کی بات ہو تو ہم کسی دوسرے سے نہیں کہتے۔

۶- ......کے نام ہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

۷- ایک ہی برتن میں کھا رہے ہوں تو اپنے اپنے ...... سے کھاتے ہیں۔

۸- کھانا کھا کر اللہ کا......کرتے ہیں۔

۲۴

مسلم بچّہ

کتنا اچھّا مسلم بچہ

ہر دم نیکی کرنے والا
اپنے رب سے ڈرنے والا

کتنا اچھّا مسلم بچہ

جب منہ کھولے سچ ہی بولے
بعد کو بولے پہلے تولے

کتنا اچھّا مسلم بچہ

چوری ، چُغلی گالی ، غیبت
ان باتوں سے رکھّے نفرت

کتنا اچھّا مسلم بچہ

دکھیاروں کے کام آتا ہے
بے چاروں کے کام آتا ہے

کتنا اچھّا مسلم بچہ

حق چھوٹوں کا وہ پہچانے
اور بڑوں کا کہنا مانے

کتنا اچھّا مسلم بچہ

سچے دین کا جاننے والا
رب کی باتیں ماننے والا

کتنا اچھّا مسلم بچہ

۲۵

اچھی عادتیں

''مسلم بچّہ'' کے عنوان سے جو نظم ہم نے پڑھی ہے، اس میں وہ تمام اچھی باتیں بیان کی گئی ہیں، جو ایک مسلم بچے میں پائی جاتی ہیں۔''

ہم مسلمان بچے:

۱- خود بھی بھلائی کے کام کرتے ہیں اور دوسرے بچوں کو بھی بھلے کاموں کے لیے کہتے رہتے ہیں۔

۲- ہم ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں اور کسی بُرے کام کے پاس بھی نہیں پھٹکتے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ ہمارا کوئی کام اس سے چھپا نہیں ہے۔ بُرے کام کریں گے تو وہ سخت سزا دے گا۔

۳- ہم ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ بھول کر بھی جھوٹ نہیں بولتے ۔ بھول چوک ہو جائے تو اپنا قصور مان لیتے ہیں۔

۴- کسی سے کوئی وعدہ کرلیں تو اسے پورا کرتے ہیں، چاہے ایسا کرنے میں ہمیں کتنا ہی نقصان ہو۔

۵- جو کرتے ہیں وہی کہتے ہیں۔ کبھی ڈینگ نہیں مارتے، کبھی گالی نہیں دیتے، کبھی کسی کی چغلی نہیں کھاتے اور نہ کسی کا دل دُکھاتے ہیں۔

۶- بغیر پوچھے کسی کی کوئی چیز نہیں لیتے۔

۷- لنگڑے، لولے، اندھے، محتاج، بیمار اور کم زور کی مدد کرتے ہیں۔

۸- اپنے چھوٹے بھائی بہنوں اور مدرسے کے چھوٹے بچوں کی بھولی باتیں سن کر خوش ہوتے ہیں۔ ان سے پیار کرتے ہیں۔ کھانے پینے اور کھیل کود میں انھیں شریک کرتے ہیں۔ ان کی غلطیوں پر مارتے پیٹتے نہیں بلکہ پیار سے سمجھا کر معاف کردیتے ہیں۔

۹- ہماری پیاری امّی جان اور ہمارے اچھے ابّا جان نے ہمیں محبت سے پالا پوسا ہے۔ ہمارے اچھے استاد نے ہمیں پڑھایا لکھایا اور اچھی اچھی باتیں سکھائی ہیں۔ ان سب کے ہم پر بڑے احسانات ہیں۔ ہم ہمیشہ ان کی خدمت کرتے ہیں۔ ان کا کہا مانتے ہیں اور ان کی عزّت کرتے ہیں۔ ہمارے بڑے ہم سے بہت خوش رہتے ہیں۔ ہم انھیں کبھی ناراض نہیں کرتے۔

۱۰- اللہ کے ہم پر بے حد احسانات ہیں۔ ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں۔ پیارے نبیؐ نے ہمیں سیدھی راہ دکھائی ہے۔ آپؐ نہ ہوتے تو ہم بھٹکتے پھرتے۔ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کی باتوں کو دھیان سے سنتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ ہم انھیں اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ چاہتے ہیں۔

ہمیں یہ ساری باتیں ہمارے سچے دین اسلام نے سکھائی ہیں۔ ہم مسلمان ہیں، مسلمان اسلام کی سیدھی سچی باتوں پر چلتے ہیں۔



الف۔ خالی جگہ پُر کرو:

۱- ہم ہمیشہ .... سے ڈرتے رہتے ہیں اور کسی بُرے کام کے پاس بھی نہیں پھٹکتے۔
۲- ہم ہمیشہ .... بولتے ہیں، بھول کر بھی جھوٹ نہیں بولتے۔
۳- بھول چوک ہوجائے تو اپنا .... مان لیتے ہیں
۴- کسی سے کوئی .... کرلیں تو اسے پورا کرتے ہیں۔
۵- پیارے نبیؐ نے ہمیں .... راہ دکھائی۔ آپ نہ ہوتے تو ہم بھٹکتے پھرتے۔
۶- ہم .... ہیں، مسلمان اسلام کی سیدھی سچی باتوں پر چلتے ہیں۔

ب۔ مختصر جواب دو:

۱۔ بُرے کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ کیا کرے گا؟

۲۔ ہمیں کن لوگوں کی مدد کرنی چاہیے؟

۳۔ چھوٹوں سے غلطی ہونے پر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ ہم کن کو اپنے ماں باپ سے زیادہ چاہتے ہیں؟

۵۔ ماں باپ اور استاد کی خدمت کیوں کرنا چاہیے؟

۲۶

قرآنِ مجید پڑھنے کے قاعِدے

قرآنِ مجید اللہ کی پاک کتاب ہے۔ اللہ نے یہ پاک کتاب پیارے نبیؐ کے ہاتھ بھیجی ہے۔ یہ کتاب ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ بتانے کے لیے آئی ہے۔ ہم پابندی سے اس کی تلاوت کرتے ہیں۔

تِلاوت کے آداب

قرآن مجید کی تلاوت میں ہم کئی باتوں کا خیال رکھتے ہیں:

۱- سب سے پہلے وضو کرتے ہیں۔

۲- قرآن پاک کی ہم بے حد عزت کرتے ہیں، نہایت ادب سے اٹھاتے ہیں اور دونوں ہاتھوں سے خوب مضبوط پکڑتے ہیں۔ تاکہ گرنے کا اندیشہ نہ رہے۔

۳- رحل یا کسی اونچی جگہ پر رکھ کر ادب سے کھولتے ہیں۔

۴- پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھتے ہیں تاکہ شیطان ہمارے اس نیک کام میں رکاوٹ نہ ڈالے۔

۵- اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ پڑھ کر شروع کرتے ہیں۔

۶- بہت ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھتے ہیں۔

۷- ایک ایک حرف، زیر زبر پیش وغیرہ خوب دیکھ کر پڑھتے ہیں۔ تاکہ غلط نہ ہونے پائے۔

۸- ٹھہرنے کے لیے جو نشانات بنے ہوتے ہیں ان کا پورا لحاظ رکھ کر ٹھہرتے ہیں۔

۹- پڑھنے کے دوران میں ہم اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے۔ نہ کسی سے بات کرتے ہیں۔ دل لگا کر پڑھتے ہیں۔
۱۰- تلاوت ختم کر کے قرآن مجید سلیقے سے جُزدان میں لپیٹ کر ادب سے کسی اونچی جگہ رکھ دیتے ہیں۔

قرآن مجید پڑھنے کے قاعدے

قرآن مجید کے حروف تو ہم پہلے ہی سے پہچانتے ہیں

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر
ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف
ق	ک	ل	م	ن	و	ہ	ء	ی	

زبر (ـَـ) زیر (ـِـ) پیش (ـُـ) جزم (ـْـ) تشدید (ـّـ) وغیرہ لگ جانے سے حرفوں کی آواز پر جو اثر پڑتا ہے وہ بھی ہم خوب جانتے ہیں۔

زبر ـَـ اَدَب، دَرَس، دَرَج، شَجَرَ، فَرَضَ

زیر ـِـ بِ تِ جِ سِ کِ لِ مِ نِ اِبِلِ

پیش ـُـ کُتُبُ صُحُفُ رُسُلُ عُمُرُ فُعُلُ

اِرَمَ وَرِثَ ظُلِمَ شَرُفَ تَجِدُ قَلَمِ

جزم ـْـ دَسْ دِنْ رُکْ قَمَرْ اَفْضَلْ فُرْصَتْ

تشدید ـّـ رَبُّ حَقُّ صَلِّ اِنَّ سَبِّحْ ثُمَّ

حَضْرَتْ اَحْمَدْ مُحَمَّدْ نَبِیْ رَحْمَتْ

خُدَا سَبُ کَا خَالِقُ ھَیُ۔ وُھِیُ رَازِقُ وَمَالِکُ ھَیُ

اُسِیُ کِیُ عِبَادَتُ کَرُ۔ اُسِیُ کَا کَھَا کَرُ۔

وُھِیُ ھَمَارِیُ مَدَدُ کَرُتَا ھَیُ۔

لیکن ابھی کئی قاعدے اور ہیں، جن کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ تلاوت ہو ہی نہیں سکتی۔

۱- تَنْوِیْنْ: دو زبر ـً ، دو زیر ـٍ ، دو پیش ـٌ

☆ جس حرف پر دو زبر ـً ہوں اس کی آواز ایسی نکلتی ہے جیسے اس حرف پر ایک زبر لگا کر 'نْ' سے ملا دیا گیا ہو جیسے:

بً	جً	دً	مً
بَنْ	جَنْ	دَنْ	مَنْ

☆ جس حرف پر دو زیر ـٍ ہوں اس کی آواز ایسی نکلتی ہے جیسے اس حرف پر زیر لگا کر 'نْ' سے ملا دیا گیا ہو جیسے:

بٍ	جٍ	دٍ	مٍ
بِنْ	جِنْ	دِنْ	مِنْ

☆ جس حرف پر دو پیش ـٌ ہوں اس کی آواز ایسی نکلتی ہے جیسے اس حرف پر ایک پیش لگا کر 'نْ' سے ملا دیا گیا ہو جیسے:

بٌ	جٌ	دٌ	مٌ
بُنْ	جُنْ	دُنْ	مُنْ

وَرَقٍ، قَلَمٌ، رَحْمَةٌ، کُتُبٌ، شَهَدٍ

۲- کھڑا زبر ـٰـ = ـَـا، کھڑا زیر ـٖـ = ـِی، اُلٹا پیش ـٗـ = ـُو جیسے تٰ = تَا۔ تٖ = تِی۔ تٗ = تُو

بٰ جٰ سٰ لٰ
بَا جَا سَا لَا

بٖ جٖ سٖ دٖ
بِی جِی سِی دِی

بٗ کٗ مٗ لٗ
بُو کُو مُو لُو

لَهٗ، بِهٖ، اٰدَمُ، رَبَّهٗ، اِسْمِهٖ، مٰلِکِ

۳- خالی حرف: قرآن مجید میں بعض حروف ضرور لکھے جاتے ہیں لیکن ان پر زیر زبر پیش وغیرہ نہیں ہوتے اور وہ پڑھے بھی نہیں جاتے جیسے:

زَکٰوۃُ بِالْهُدٰی اُولٰٓئِکَ
زَکَاتُ بِلْهُدَا اُلَائِکَ

۴- مَدّ کا پڑھنا۔مَدّ کے معنی کھینچنا یا لمبا کرنا۔ مَدّ دو طرح کی ہوتی ہیں۔ چھوٹی مَدّ ~ یہ جس حرف پر لگتی ہے اسے دو الف کے برابر کھینچا جاتا ہے جیسے:

اِلٰٓی اَهْلِهٖ، وَمَآ اُنْزِلَ، اَغْرَقْنَآ اٰلِ فِرْعَوْنَ

بڑی مَدّ ~ جس حرف پر لگے اسے تین الف کے برابر کھینچا جاتا ہے جیسے:

حَدَآئِقَ، اَلْحَآقَّةُ، فَجَزَآئُهٗ، کَآفَّةً،

۵- اِدْغام: یعنی کسی حرف کو کسی دوسرے حرف سے ملانا۔ اگر ایک حرف پر زبر زیر پیش ہو اور

اس کے بعد دو حروف ایسے آئیں کہ ایک پر جزم اور دوسرے پر تشدید ہو تو جزم والے حرف کو چھوڑ کر پہلے حرف کو تشدید والے حرف سے ملاتے ہیں جیسے:

کِدْتَّ	لُقْکُّ	مِنْ رَّ
کِتَّ	لُکُّ	مِرَّ

لَقَدْ کِدْتَّ، نَخْلُقْکُّمْ، مِنْ رَّسُوْلٍ۔

٦- نون قطنی: قرآن مجید میں کہیں کہیں الف خالی یا الف لام خالی سے پہلے ننھا سا نون لکھا ہوتا ہے جس پر ہمیشہ زیر لگا رہتا ہے، یہ نون قطنی کہلاتا ہے۔ اِسے بعد کے جزم یا تشدید والے حرف سے ملا دیتے ہیں جیسے:

نُوْحُ ۨابْنَهٗ	شَیْبًاۨ السَّمَآءُ
نُوحُ نِبْنَهٗ	شَیْبَ نِسَّمَاءُ

٧- چھوٹی میم: نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر ب ہو تو ب سے پہلے چھوٹی سی میم لکھی ہوتی ہے۔ یہاں نون یا تنوین کے بجائے میم ہی کی آواز نکالنی چاہیے جیسے۔

اَنْۢبِیَاءَ	مِنْۢ بَعْدِ	اَبَدًاۢ بِمَا
اَمْبِیَاءَ	مِمْبَعْدِ	اَبَدَمْ بِمَا

٨- حروف مُقَطَّعات: الگ الگ پڑھے جانے والے حروف: قرآن مجید میں بعض سورتوں کے شروع ہی میں کچھ ایسے حروف لکھے رہتے ہیں جو ملا کر نہیں بلکہ الگ الگ پڑھے جاتے ہیں۔ انھیں کو حروف مقطعات کہتے ہیں جیسے:

صٓ	قٓ	نٓ	طٰهٰ
صَادْ	قَافْ	نُوْنْ	طَاهَا

یٰسٓ	طٰسٓ	حٰمٓ
یَاسِیْنْ	طَاسِیْنْ	حَامِیْمْ

الٓمّٓ	الٓرٰ	طٰسٓمّٓ
اَلِفْ لَآمْ مِيّٓمْ	اَلِفْ لَآمْ رَا	طَآسِيٓنْ مِيّٓمْ
عٓسٓقٓ	الٓمّٓصٓ	
عَيْنٓ سِيٓنْ قَآفْ	اَلِفْ لَآمْ مِيّٓمْ صَآدْ	
الٓمّٓرٰ	كٓهٰيٰعٓصٓ	
اَلِفْ لَآمْ مِيّٓمْ رَا	كَآفْ هَا يَا عَيْنٓ صَآدْ	

۹- وقف (ٹھہراؤ): قرآن مجید میں جگہ جگہ وقف کے نشانات بنے ہوتے ہیں۔ ان جگہوں پر ٹھہرنا ضروری ہے۔ نشانات یہ ہیں:

O ط م ج

☆ جس حرف کے بعد ان میں سے کوئی علامت آئے اس حرف کو ساکن مان کر اس سے پہلے والے حرف سے ملا دینا چاہیے جیسے:

كَرِيْمٌO اُفُكَO وَقَبَ ط ذِكْرَكَO

(كَرِيْمْO) (اُفُكْ) (وَقَبْ) (ذِكْرَكْ)

فِيْهِ ج مَرْضِيَّةً ط بَيِّنَةٌ ج خَاشِعَةٌO

(فِيْهْ) (مَرْضِيَّهْ) (بَيِّنَهْ) (خَاشِعَهْ)

☆ اگر وقف (ٹھہراؤ) کی علامت سے پہلے الف یا ی خالی اور اس سے پہلے حرف پر دو زبر ہوں تو ایک ہی زبر پڑھا جانا چاہیے جیسے:

رَحِيمًاۨ وَلَدًا ط ضُحىً م مُصَلًّى ط

(رَحِيمَا) (وَلَدَا) (ضُحَا) (مُصَلَّا)

☆ اگر وہ حرف جس کے بعد ان میں سے کوئی علامت آئے پہلے ہی سے ساکن ہو تو کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ جیسے:

فَحَدِّثْۨ لِذِكْرٰىۨ زَكَرِيَّاۨ مَاهِيَهْ ط

(فَحَدِّثْ) (لِذِكْرٰى) (زَكَرِيَّا) (مَاهِيَهْ)

☆ اگر آیت ۝ پر 'لا' بنا ہو جیسے ۝ۙ تو وہاں ٹھہرنا اور نہ ٹھہرنا دونوں جائز ہیں۔

۱۰- کچھ اور علامتیں

لا، قف، صلے، ص، ز، ق

لا- جہاں لا لکھا ہو وہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے۔

قف- جہاں یہ علامت ہو وہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔

صلے- یعنی یہاں ٹھہرنے کے بجائے آگے سے ملانا بہتر ہے۔

ص- جہاں یہ علامت ہو وہاں ٹھہر سکتے ہیں۔

ز- اس علامت پر بھی ٹھہرنے کی اجازت ہے۔

ق- یہاں بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہیے بعض کے نزدیک نہیں۔

قرآن پڑھنے کے یہ سب قاعدے ہم نے خوب یاد کرلیے ہیں۔ اب روانی سے تلاوت کرنے لگیں گے۔



الف۔ جواب دو:

۱- قرآن پڑھنا ہوتو آپ کیا کرتے ہیں؟
۲- قرآن پڑھتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
۳- تنوین کس کس طرح لکھی جاتی ہے؟
۴- ادغام کسے کہتے ہیں؟
۵- نون قطنی کوکس طرح پڑھنا چاہیے؟
۶- حروف مقطعات کن حروف کو کہتے ہیں؟ ایک مثال دو۔
۷- قرآن میں آیت کے بیچ ''لا'' لکھا ہوتو آپ کیا کریں گے؟
۸- وقف کی علامت سے پہلے ''ا'' یا ''ی'' خالی اور اس سے پہلے حرف پر دو زبر ہوں توکس طرح پڑھنا چاہیے؟ دونوں کی ایک ایک مثال دو۔
۹- وقف کی علامت ہوتو آخری حرف کس طرح پڑھنا پڑے گا؟
۱۰- لا، قف، صلے، ص، ز، اور ق کس کی علامتیں ہیں۔ یہ علامتیں قرآن میں آئیں تو کیا کرنا چاہیے؟

ب۔ جوڑے لگاؤ۔

	الف	ب
۱-	زبر	ٗ
۲-	جزم	ّ
۳-	تشدید	َ
۴-	تنوین	ً
۵-	کھڑا زبر	ٰ
۶-	نون قطنی	نوحُ نِابْنَہٗ



قرآن مجید پڑھنے کے تمام قاعدوں کو اچھی طرح یاد کر کے اسی طرح پڑھا کرو۔

۲۷

نماز کے اذکار اور دعائیں

تکبیر تحریمہ: اَللّٰہ اَکْبَر

ثنا : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

بعض لوگ ثنا میں یہ پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْبَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ۔

تعوّذ : اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِکِ
یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمِیْن

سورۂ اخلاص: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝
لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

تسمیع : سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

تحمید : رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ

بعض لوگ اس کے بعد حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ بھی پڑھتے ہیں۔

سجدے کی تسبیح : سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

بعض لوگ یہ دعا دونوں سجدوں کے درمیان پڑھتے ہیں۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

تشہد : اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا

النَّبِيُّ وَرحمةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

درود شریف : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

درود شریف کے بعد کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْراً وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِىْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۝

دُعائے قنوت: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ

رَحۡمَتَکَ وَنَخۡشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالۡکُفَّارِ مُلۡحِقٌ۔

بعض لوگ یہ دعاے قنوت پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اھۡدِنِیۡ فِیۡ مَنۡ ھَدَیۡتَ وَعَافِنِیۡ فِیۡ مَنۡ عَافَیۡتَ وَتَوَلَّنِیۡ فِیۡ مَنۡ تَوَلَّیۡتَ وَبَارِکۡ لِیۡ فِیۡ مَآ اَعۡطَیۡتَ وَقِنِیۡ شَرَّ مَاقَضَیۡتَ فَاِنَّکَ تَقۡضِیۡ وَلَا یُقۡضٰی عَلَیۡکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنۡ وَّالَیۡتَ وَلَا یَعِزُّ مَنۡ عَادَیۡتَ تَبَارَکۡتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیۡتَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ۔

نماز کے بعد کی دعا: اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡکَ السَّلَامُ تَبَارَکۡتَ یَا ذَالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ

اذان کے بعد کی دعا: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعۡوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الۡقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ ۨالۡوَسِیۡلَۃَ وَالۡفَضِیۡلَۃَ وَابۡعَثۡہُ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدَ ۨالَّذِیۡ وَعَدۡتَّہٗ۔اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ۔



الف۔ جواب دو:

۱۔ نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر کیا کہتے ہیں؟

۲۔ تسمیع سننے کے بعد رکوع سے اٹھ کر کیا کہا جاتا ہے؟

۳- سجدے کی تسبیح کیا ہے اسے ایک سجدے میں کتنی بار پڑھتے ہیں؟
۴- تشہد کب پڑھتے ہیں؟
۵- سلام پھیرنے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟
۶- اذان کے بعد کی دعا کیا ہے؟

ب۔ جوڑے لگاؤ:

۱-	تکبیر	رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ
۲-	تعوذ	بسم اللّٰہ الرّحمٰنِ الرَّحیم
۳-	تحمید	التحیات للّٰہِ وَالصَّلٰواتُ وَالطَّیِّبٰتُ
۴-	تشہد	اَللّٰہ اَکْبَر
۵-	تسمیہ	اَعوذُ باللّٰہ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّحیم

ج۔ خالی جگہیں زبانی سناؤ:

۱- ....رب العلمین..................الرحمن..
..................ولاالضَّالین (آمین)

۲- قل ھو اللّٰہ احد..
..................کفواً احد

۳- اللّٰھم اِنا نستعینک ونستغفرک..
....
..................اِن عذابک بالکفار ملحق

۴- التحیات للہ..
.... عبدہٗ ورسولہٗ